رسالہ النجم لکھنؤ

نمبر ۱۱ — ۷ جمادی الآخر سنہ ۱۳۳۰ — ۲۵ مئی سنہ ۱۹۱۲ء — جلد ۸

فہرست مضامین

وقع طبع … مطبع … لکھنؤ

قواعد رسالۂ النجم

(۱) یہ رسالہ مہینہ مین دو بار یعنی ہر ہجری مہینے کی ۷ و ۲۱ تاریخ کو انشاء اللہ شائع ہوا کریگا۔

(۲) رسالہ کا خاص حجم علاوہ اشتہارات وغیرہ کے عموماً ۱۲ صفحہ کا ہوگا اور عند الضرورۃ اس سے زیادہ بھی ہوسکیگا۔

(۳) عام چندہ موافق ذیل کے ہوگا اور خاص طور پر جس کو جو توفیق ہو۔

سالانہ	سے
ششماہی	عگ
سہ ماہی	عہ

ممالک غیر سے صرف بقدر زیادتی محصول ڈاک اضافہ کر لیا جائیگا۔

(۴) چندہ بہرحال پیشگی لیا جائیگا۔

(۵) رسالہ کا آغاز سال ماہ محرم سے ہوگا۔

(۶) جو اصحاب درمیان سال مین خریداری کرینگے اگر نصف سال نہوا ہوگا تو انکی خدمت مین محرم سے اسوقت تک کے کل رسائل بھیجکر شروع سال سے انکو خریدار سمجھا جائیگا اور بعد نصف سال کے انکو اختیار ہوگا چاہے شروع سال سے اپنی خریداری قائم کرائین اور چاہے صرف بقیہ دنون کی قیمت موافق نقشہ قیمت النجم کے بھیجدین۔

(۷) جو صاحب مستقل خریدار النجم کے دین انکو اختیار ہوگا چاہین ایک سال کے لیے اپنے نام رسالہ جاری کرالین چاہے ۳ روپیہ قیمت کی کتاب دفتر النجم سے لیلین۔

(۸) قدیم خریداران النجم کو ہر سال ایک کتاب ۱ روپیہ قیمت کی بانعام مین دیجائیگی

مقاصد رسالہ النجم

النجم کا اصلی مقصد حمایت اسلام و نصیحت مسلمین ہے مسلمانون کے عقائد و خیالات خصائل و عادات عبادات و معاملات کی اصلاح [illegible] اتباع شریعت حقہ محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی ترغیب [illegible] اور مخالفت شریعت سے حتی الامکان بچانا۔

ان پاکیزہ مقاصد کے حاصل کرنیکے لیے حسب ذیل عنوانات اختیار کیے گئے ہین

(۱) زہد و رقائق جسکو دوسرے الفاظ مین مضامین تصوف کہہ لیا جائے اس ذیل مین انشاء اللہ تعالی بہت سے عبرت انگیز واقعات بزرگان دین کے اور بہت سے مفید و موثر نصائح و حالات ہدیہ ناظرین ہونگے

(۲) اہل علم کی مراسلت جو خاص خاص مذہبی ضروری مسائل سے متعلق ہو

(۳) غیر مذہب کے اندرونی و بیرونی حملون سے اسلام کی حفاظت اور اسلام کی حقیقت کا تمام مذاہب پر اظہار۔

(۴) ہر پرچہ مین کچھ حصہ چیدہ چیدہ اسلامی خبرونکا بھی ہوگا خبرین جہانتک ممکن ہوگا کامل تحقیقات کے بعد لکھی جائینگی

(۵) ہر سال جو کتاب انعام مین تجویز کیجائیگی وہ انشاء اللہ تعالی بیشتر و اکثر سلف صالحین مین سے کسی کی مستند و مفید تصنیف کا ترجمہ ہوگی

نرخنامہ طبع اشتہار و مضامین خاص

تعداد	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
نصف کالم	سے	للعہ	للعہ	للعہ
ایک کالم	عہ	للعہ	عمہ	للعہ
پورا صفحہ	لعہ	عہ	حہ	للعہ

اتفاقی اشتہار فی سطر کالم ۴ر اجرت ضمیمہ نیصدی [illegible] بشرطیکہ قواعد ڈاکخانہ کے خلاف نہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً مصلیاً

"النجم لکھنؤ"

۷- جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ

زہد و رقائق

(سلسلہ کے لیے دیکھیے النجم نمبر جلد)

قربانِ ذوقِ مظہرِ دیوانہ ام کہ دوش
در زیرِ تیغِ یار عجب وجد و حال داشت

فدائے ہمتِ آن قاتلم کہ بعد از مرگ
بنعش من دو سہ زخمِ دگر مزید کند

بلوحِ تربتِ من یافتند از غیب تحریرے
کہ این مقتول را جز بیگناہی نیست تقصیرے

این ست محبت کہ مرا بود بہ مظہر
کو مردہ و سوگند ہنوزم بسرِ اوست

مظہر زما برید و دگر یاد ما نہ کرد ۔۔۔

دیوانہ خوش نہ بود ز وضعِ کرختِ ما
مظہر از نشستِ بند و بستِ جنون

زندہ باشی تو تا جہان باشد
زخمِ دل مظہر مبادا بہ شود ہشیار باش

این جراحت یادگارِ ناوکِ مژگانِ اوست
در جائے سنگ شیشہ توان بر سرش زدن

طفلانِ دماغِ مظہرِ دیوانہ نازک است

تمام کلام آپکا فارسی زبان میں ہے۔ اُردو میں کبھی کوئی شعر نہیں کہا۔ مگر بوقت وفات چند احباب نے خواہش کی کہ حضرت مدت سے کوئی شعر آپکا نہیں سنا۔ تو اُسی وقت اردو کا ایک شعر نظم فرمایا جو درج ذیل ہے۔

لوگ کہتے ہیں مر گیا مظہر
اور حقیقت میں گھر گیا مظہر

۱۱۹۵ھ میں شربت شہادت نوش فرمایا۔ مختصر کیفیت شہادت کی یہ ہے کہ اُس زمانہ میں بادشاہ دہلی کا وزیر ایک رافضی المذہب تھا۔ اُسکو چند وجوہ سے حضرت کے ساتھ عداوت پیدا ہو گئی۔ اُس نے خفیہ تدبیر حضرت کے قتل کی کی۔ ایک شخص کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ حضرت کو قتل کر دے۔ چنانچہ وہ نماز تہجد کے وقت آپکی خدمت میں پہونچا اور یکایک طپنچہ سے گولی مار دی۔ گولی حضرت کے سینۂ مبارک میں قریب قلب اقدس کے لگی۔ آپ گر پڑے اور تڑپنے لگے

جب کچھ ہوش آیا تو قاتل سے فرمایا کہ بھاگ جا ورنہ لوگ تجھ کو پکڑ لینگے"۔

کئی روز زخمی رہے۔ بعد اسکے حیات ابدی حاصل ہوئی۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلی من احبہ۔

آپ کی وفات کے بعد بادشاہ وقت نے خواب دیکھا کہ مین ایک جنگل مین ہون اور اُس جنگل کے ایک جانب سے کچھ گرد نمودار ہوئی۔ اُس گرد سے ایک سوار پیدا ہوا وہ سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا دربار شاہی کی طرف آرہا ہی اور میرزا مظہر جان جانان شہید رضی اللہ عنہ اُسکی رکاب پکڑے ہوے دوڑتے چلے آرہے ہین۔ پوچھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سوار حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہین۔

دربار کے قریب آکر حضرت حسین رضؓ نے پوچھا۔ کہ مرزا۔ تمھارا قاتل کون ہی؟"

جناب مرزا صاحب نے وزیر کی طرف اشارہ فرمایا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ایک تیر وزیر کے مارا۔

یہ خواب دیکھکر بادشاہ کی آنکھ کھل گئی۔ فوراً حکم دیا کہ وزیر کو بلاؤ۔ سپاہی وزیر کے مکان پر گئے۔ معلوم ہوا کہ وزیر صاحب کے جگر مین درد اُٹھا ہی وہ آنہین سکتے۔ صبح ہوتے ہوتے وزیر صاحب راہیِ جہنم ہوگئے۔ سچ کہا گیا ہی۔

بادرو کشان ہر کہ در اُفتاد بر اُفتاد

گو ارادہ تھا کہ حضرات مشائخ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا تذکرہ حضرت حبیب اللہ میرزا مظہر جان جانان شہید تک پہونچاکر حضرت والد مرحوم کا تذکرہ شروع کرون مگر یہان پہونچکر دل نے چاہا کہ اس سلسلہ کے امام والا مقام کا بھی تبرکاً کچھ تذکرہ کر دیا جائے۔ اگرچہ یہ ناچیز اس قابل نہین کہ اُنکا تذکرہ کرے مگر محض بہ نیت تیمن و تبرک اسکی جرأت کی جاتی ہی۔

تذکرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

واضح رہے کہ امام ممدوح سے پہلے اہل طریقت مین ہزار ہا قسم کی بدعتین رائج ہوگئی تھین بلکہ شرک تک نوبت پہونچ چکی تھی۔ لوگون نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ شریعت و طریقت مین بڑا بون بعید ہی اور دونون مین ایک طرح کی ضد ہی جب تک شریعت کا خیال دل سے اُٹھا نہ دیا جائے تو طریقت جلوہ افروز نہین ہوتا۔ شیطان نے اس قدر گمراہیان پھیلا رکھی تھین کہ بجاے اسکے کہ وصول الی اللہ ہو بُعد من اللہ بڑھتا تھا اور زمانہ بھر کے صوفی اس عالم بلا مین مبتلا تھے الا ماشاء اللہ حضرت امام ممدوح کو حق سبحانہ تعالیٰ نے انھیں بدعات کے مٹانے اور شریعت مطہرہ کی ترویج کے لیے پیدا فرمایا

امام ممدوح نے طریقت کی صاف شاہراہ کو اُن تمام خس و خاشاک سے پاک کیا اور شریعت و طریقت مین جو مغایرت لوگون نے سمجھ رکھی تھی اُسکو دُور فرما دیا- اسی مضمون کی طرف اشارہ کرکے امام ممدوح نے لکھا ہی کہ الحمد للہ الذی جعلنی صلۃ بین البحرین۔ (اللہ کا شکر ہی کہ اُس نے مجھے دونون دریاؤن کے مل جانے کا ذریعہ بنایا)

ولادت شریف آپ کی ۹۷۱ھ مین ہوئی اور وفات ۱۰۳۴ھ مین-

حفظ قرآن سے فارغ ہو کر علوم دینیہ کی تحصیل کی طرف متوجہ ہوے- علوم ظاہریہ مین وہ کمال حاصل کیا کہ اپنے زمانہ مین فرد اور ممتاز تھے- اسکے بعد نسبت باطن کی تحصیل کا شوق غالب ہوا- چشتیہ و قادریہ کے بزرگون کی خدمت مین رہے اور ان دونون خاندانون سے تلقین و ارشاد کی اجازت کاملہ حاصل فرمائی- اسکے بعد مدتون علوم ظاہریہ کی تعلیم اور ان دونون خاندانون کے موافق اذکار و اشغال کی تلقین مین مصروف رہے- اس درمیان مین حضرات نقشبندیہ کے کچھ رسائل نظر اقدس سے گذرے- اور شوق ہوا کہ اس خاندان کے بزرگون سے ملین- بالآخر وہ شوق امام ممدوح کو حضرت خواجہ باقی باللہ کے حضور مین لے گیا جو خاندان نقشبندیہ کے اکابر مین سے تھے- اور حضرت خواجہ نقشبند اور ان کے درمیان مین صرف چھے واسطے تھے- چند ماہ مین اس نسبت کا بھی کمال حاصل فرمایا-

حضرت خواجہ باقی اللہ آپ کی ترقی استعداد پر خود متعجب ہوتے تھے اور اکثر فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ مراد اور محبوب الٰہی ہین اسی سبب سے ان کی سیر اس قدر تیز ہی- اسی درمیان مین خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ نے کسیکو ایک خط لکھا- اُس خط کا ایک فقرہ یہ ہی کہ "شیخ احمد نام مردے ست از سرہند کثیر العلم قوی العمل روزے چند فقیر با و نشست و برخاست کردہ بسیار عجائب از روزگار او مشاہدہ کردہ بآن می ماند کہ آفتابے شود کہ عالمیان ازان روشن گردند والحمد للہ تعالیٰ"

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کو جب ان کے پیر و مرشد نے ولایت سے ہندوستان آنے کا حکم دیا تو اُنھون نے استخارہ کیا استخارہ مین معلوم ہوا کہ ایک طوطا نہایت خوب صورت اور بہت شیرین کلام انکے ہاتھ پر آکر بیٹھ گیا- حضرت خواجہ نے اُسکی منقار اپنے دہن مبارک مین لے کر اپنا لعاب اُسکے منہ مین دیا اور اُس طوطے نے حضرت کے دہان مبارک مین شکر ڈالی- حضرت خواجہ نے اپنا یہ خواب حضرت ولی مرشد کی خدمت مین عرض کیا- اُنھون نے فرمایا کہ اسکی تعبیر میرے ذہن مین یہ آتی ہی کہ ہندوستان کا کوئی شخص تمھارے ہاتھ پر بیعت کرے گا وہ شخص معارف

اور حقائق و اسرار کو بیان کرکے تمام عالم کو منور کردیگا اور تمکو بھی اُس سے فائدہ پہونچیگا۔ حضرات سلسلہ نہایت دنون سے اُسکے منتظر ہین جلد جاؤ"۔

چنانچہ حضرت خواجہ ہندوستان تشریف لائے جب امام ممدوح انکی خدمت مین پہونچے تو حضرت خواجہ نے فرمایا کہ وہ طوطی شیرین کلام تمہین ہو۔

حضرت خواجہ فرماتے تھے کہ جب مین ہندوستان آیا اور مقام سرہند مین پہونچا تو مین نے دیکھا کہ اس مقام سے انوار کے شعلے اُٹھ رہے ہین اور لوگون نے ہزارہا چراغ اس مشعل سے روشن کیے ہین۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس مشعل کی روشنی ساعت بساعت بڑھتی چلی جاتی ہی۔ یہ بھی مجھسے فرمایا گیا کہ یہ تخم سمرقند اور بخارا کا ہی جو ہندوستان کی زمین پر بویا گیا۔

حضرت خواجہ یہ بھی فرماتے تھے کہ میری مریدی کا سلسلہ جو مین نے قائم کیا تھا وہ محض انھین کیلیے تھا اب اس سلسلہ کی حاجت نہین رہی۔ حضرت امام ممدوح کی تحمیل کے بعد اپنے تمام مریدون کو بلکہ فرزندان خاص کو بھی حضرت خواجہ نے آپ ہی سے متعلق کردیا تھا۔

حضرت خواجہ فرماتے تھے کہ شیخ احمد ایک آفتاب ہین جنکی روشنی مین ہزارون ستارے گم ہوگئے ہین۔ اس امت مرحومہ مین انکا مثل صرف دو تین شخصون کو مین جانتا ہون مگر اب آجکل تو کوئی انکا مثل نہین ہی اور مین اپنے آپ کو تو انکا طفیلی خیال کرتا ہون۔

حضرت خواجہ فرماتے تھے کہ شیخ احمد کے تمام معارف صحیح اور مقبول ہین اور اس قابل ہین کہ انبیاء کرام علیہم السلام انکا مطالعہ کرین۔

حضرت ممدوح اس عزت و شان سے حضرت خواجہ کی خدمت سے واپس ہوکر اپنے وطن پہونچے اور ہدایت و ارشاد کے لیے کمر ہمت چست باندھی۔ آپکے کمالات کا آوازہ دنیا کے اس سرے سے اُس سرے تک پہونچا اور قطب الاقطاب کا منصب آپکے سپرد ہوا۔ جسقدر ابدال و اوتاد اُس زمانہ مین تھے۔ سب آپ کی خدمت مین حاضر ہوے۔ طالبان خدا کا اسقدر مجمع آپ کے یہان ہوا کہ زمین سرہند رشک فلک بن گئی۔ بڑے بڑے بزرگ جو اُس وقت مین تھے سب کو آپ کی بشارت سنائی گئی اور سب نے بالاتفاق آپ کا مجدد الف ہونا تسلیم کیا۔ ایک بزرگ نے ایک کتاب موسوم بہ شواہد التجدید تالیف فرمائی ہی اسمین آپ کے مجدد الف ہونے کے دلائل لکھے ہین اور اس زمانہ کے اکابر نے جو جو کلمات آپ کی نسبت کہے ہین جمع کیے ہین۔ اہل علم و فضل مین کوئی شخص ایسا نہین معلوم ہوتا جو آپکے رتبہ و کمالات کا منکر ہو۔ الا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ کہ وہ ابتدا مین آپکے مخالف تھے اور کوئی رسالہ بھی اُنھون نے آپکے خلاف تالیف فرمایا مگر بیان کیا جاتا ہی کہ بالآخر [۴]

[۴] حضرت شیخ دہلوی نے اپنی رائے سے رجوع فرمایا اور حضرت امام ممدوح کے علوے مرتبت کے قائل ہوگئے (باقی آیندہ)

نمبر شمار	نام معجزه	مختصر کیفیت بحوالہ کتب
۱۰	تصرف نباتات مین	(۳) صحیح بخاری مین حضرت جابر سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف مین پہلے منبر نہ تھا تو آپ خطبہ پڑھتے وقت ایک ستون سے جو چھوہارے کے درخت کا تھا تکیہ لگا لیتے تھے جب منبر بنا تو حضرت نے منبر پر بیٹھکر خطبہ پڑھنا شروع کیا یکایک وہ ستون چلا اُٹھا - اور اس زور سے رونے لگا کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے - یہ کیفیت دیکھکر حضرت منبر سے اُترے اور اُس ستون کو سینہ سے لگا لیا - تو وہ ستون اس طرح ہچکیان لے لے کر رونے لگا جس طرح وہ لڑکا جو رونے سے چپ کیا جائے ہچکیان لے لے کر روتا ہی - تھوڑی دیر کے بعد اُسکا رونا موقوف ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ ستون ہمیشہ ذکر الٰہی سنا کرتا تھا اب جو اسنے نہ سنا تو رونے لگا - **ف** - اس حدیث کو صحابۂ کرام کی ایک جماعت کثیرہ نے روایت کیا ہی اور ہر زمانہ مین ایک جم غفیر اسکی روایت کرتا رہا - خود صحیح بخاری مین اسکی بہت سی سندین منقول ہین - حتیٰ کہ علامہ تاج الدین سبکی نے لکھا ہی کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہی کہ یہ حدیث متواتر ہے - اور قاضی عیاض نے بھی شفا مین یون ہی لکھا ہی - (۴) صحیح بخاری مین مروی ہی کہ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر رضی اللہ عنہما ایک رات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے اندھیری رات تھی اور دونون کے ہاتھ مین ایک ایک لاٹھی تھی - پس ایک لاٹھی روشن ہوگئی - اُسکی روشنی مین دونون آدمی چلنے لگے یہان تک کہ جب دونون کا راستہ جدا ہوگیا تو دونون کی لاٹھیان روشن ہوگئین - (۵) مسلم اور نسائی اور امام احمد نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہی کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنے کافرون نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسا کہ حق اسکی قدر جاننے کا تھا - بعد اسکے

نمبر شمار	نام معجزہ	مختصر کیفیت بحوالہ کتب
〃	〃	آپ نے فرمایا کہ جبار اپنی بڑائی بیان کرتا ہی کہ انا الجبار انا الجبار انا الکبیر المتعال۔ (مین جبار ہون مین جبار ہون مین بڑا ہون بہت بلندی والا - اس کلام کے سنتے ہی منبر تھرتھرانے لگا یہان تک کہ ہمکو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہین آپ منبر سے گر نہ پڑین -
۱۱	تصرف حیوانات مین	(۱) صحیح بخاری مین حضرت انسؓ سے روایت ہی کہ ایک بار اہل مدینہ کو دشمن کا خطرہ ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوے یہ گھوڑا نہایت سُست رو اور تنگ قدم تھا - جب آپ واپس تشریف لائے تو آپنے فرمایا کہ تمھارے اِس گھوڑے کو مین نے دریا پایا - اسکے بعد وہ گھوڑا ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اُس سے آگے نہ جا سکتا تھا - (۲) صحیحین مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین ایک سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میری سواری کا اونٹ ایسا تھکا تھا کہ چل نہ سکتا تھا - آپ نے مجھسے فرمایا کہ تمھارے اونٹ کو کیا ہو گیا - مین نے کہا تھک گیا ہی - آپ نے اُس اونٹ کو ہانکا اور اُس کے لیے دعا کی - پس اُسکا یہ حال ہو گیا کہ سب اونٹون کے آگے چلتا تھا - پھر آپ نے مجھسے دریافت کیا کہ تمھارے اُونٹ کا کیا حال ہی؟ مین نے عرض کیا کہ اچھا حال ہی آپ کی برکت اُسے پہونچی ہی - آپ نے فرمایا چالیس درم کو میرے ہاتھ اُسے بیچتے ہو؟ مین نے بیچ ڈالا اور مدینہ تک اُسپر سوار ہونے کی اجازت لے لی جب آپ مدینہ پہونچے مین اُونٹ کو لے کر حاضر خدمت ہوا آپ نے اُس اُونٹ کی قیمت مجھے عنایت فرمائی اور اونٹ بھی مجھے پھیر دیا - (۳) شرح السنہ مین حُبَیش بن خالد برادر اُم معبد سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کیے ہوے مکہ سے مدینہ جا رہے تھے ابو بکر صدیقؓ آپ کے ساتھ تھے اور اُنکا آزاد غلام عامر بن فہیرہ راستہ بتانے کو ہمراہ تھا - آپ ام معبد کے

مختصر کیفیت بحوالۂ کتب	نام معجزہ	نمبر شمار
خیمہ پر گزرے اور اُس سے گوشت اور چھوہارے خریدنا چاہا- اُسکے پاس نہ ملے اُن ایام مین وہان قحط تھا- حضور نے ام معبد کے خیمہ مین ایک بکری دیکھی- دریافت فرمایا یہ بکری کیسی ہی؟ ام معبد نے کہا کہ بسبب لاغری کے اور بکریون کے ساتھ چرنے نہین جاسکتی یہین بندھی ہی- آپ نے پوچھا یہ دودھ دیتی ہی؟ اُسنے کہا کہ یہ اس قابل ہی نہین رہی- آپ نے فرمایا- اگر تم اجازت دو تو ہم اسے دُوہین؟ اُس نے کہا کہ اگر آپ اسمین دودھ دیکھین تو دُودھ لین- حضورؐ نے دعا کی اور اُسکے تھن پر ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ کہی پھر اُس بکری کے باب مین دعا کی- اُس بکری نے دودھ دُہانے کے لیے پاؤن پھیلا دیے- اور اُسکے تھنون مین دودھ بھر آیا- اور جگالی کرنے لگی- پھر آپ نے ایک اتنا بڑا برتن منگوایا جسمین آٹھ نو آدمی سیر ہوجائین اور اُسمین دودھ دُوہا- وہ برتن بھر گیا- آپ نے پہلے ام معبد کو دیا اُس نے خوب سیر ہو کے پیا پھر اپنے ہمراہیون کو آپ نے پلایا وہ بھی خوب چھک گئے- سب کے بعد آپ نے پیا- بعد اسکے پھر آپ نے دُودھ کر وہ برتن بھر دیا- اور اُم معبد کو دیدیا- ام معبد مسلمان ہوگئی اور آپ نے وہان سے کوچ کیا- (۴) امام احمد اور بزار نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما ایک انصاری کے باغ مین تشریف لے گئے- وہان کچھ بکریان تھین اُنھون نے آپ کو سجدہ کیا حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمپر آپ کی تعظیم زیادہ واجب ہی ہم بھی آپ کو سجدہ کیا کرین؟ آپنے فرمایا سوا خدا کے کسیکو سجدہ نکرنا چاہیے (۵) طبرانی اور بیہقی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل مین تھے ایک ہرنی نے آپ کو پکارا" یا رسول اللہ آپنے	”	”

نمبر شمار	نام معجزہ	مختصر کیفیت بحوالۂ کتب
؍؍	؍؍	پھر کے دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی ہی اور ایک اعرابی پڑا سو رہا ہی - آپ نے اُس ہرنی سے پوچھا کیا کہتی ہی؟ اُس نے کہا کہ اِس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہی اور میرے دو چھوٹے چھوٹے بچے اس پہاڑ پر ہین آپ مجھے چھوڑ دین مین انھین دودھ پلا کر آجاؤنگی - آپ نے فرمایا تو ضرور پلٹ آئے گی؟ اُس نے کہا بیشک پلٹ آؤنگی - آپنے اُسے کھول دیا - وہ گئی اور بچون کو دودھ پلا کے پھر آئی - آپ نے اُسے پھر باندھ دیا اب اعرابی جاگا اور آنحضرت کو دیکھ کر اوس نے عرض کیا کہ کیا کچھ آپ کو ارشاد فرمانا ہی جو آپ یہان تشریف رکھتے ہین؟ آپ نے فرمایا تو اِس ہرنی کو چھوڑ دے - اُس نے چھوڑ دیا - ہرنی وہان سے چلی اور کہتی تھی اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد انک رسول اللہ - بیہقی اور ابن عدی نے سعد مولی[۱] ابی بکر اور اور اصحاب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ ایک سفر مین ہم چار سو آدمی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے - ایک ایسی جگہ گزر ہوا جہان پانی نہ تھا - سب لوگ گھبرا گئے اور حضرت رسالت مین اس بات کی اطلاع ہوئی - اتنے مین ایک چھوٹی سی سینگون والی بکری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوہانے کے لیے کھڑی ہوگئی - آپ نے اُسکا دودھ دوہا اور خوب سیر ہو کے پیا اور ہم سب لوگون کو پلایا یہان تک کہ سب سیر ہو گئے پھر آپ نے رافع سے فرمایا کہ اسے رات بھر اپنے یہان رکھو اور مجھے امید نہین کہ یہ بکری تمھارے پاس تھمے - رافع نے اُسے باندھ رکھا اور سو رہے - پھر جو رات کو اُنکی آنکھ کھلی تو اُس بکری کو نہ پایا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی - آپ نے فرمایا کہ جو اُسے لایا تھا وہی لے گیا یعنی خدائے تعالیٰ -

[۱] سعد مولی ابی بکر صحابی ہین - بعضون نے کہا ہی کہ فقط حسن بصری ہی نے ان سے روایت کی ہے - کذا فی تقریب التہذیب -

جواب اعجاز داؤدی

میں ۲۸ - جمادی الاولی ۱۳۳۰ھ کو لکھنؤ آیا - دفتر النجم میں ایک کتاب اعجاز داؤدی حال کی آئی ہوئی دیکھی جسکو مطرقۃ الکرامہ کا جواب کہا گیا ہے -

اصل بات تو یہ ہے کہ مطرقہ نے مرآۃ الامامہ کو اسقدر چکنا چور کر دیا ہے کہ بجمع ظہیر و نصیر بھی اُسکی مکافات اور اصلاح نہین ہو سکتی - جناب سجاد حسین صاحب اعجاز داودی کے مؤلف ہین - خطاب تو ایسی ذات والا صفات سے جو سمی (ہمنام) حضرت خلیل اللہ علیہ السلام ہے - جسکے مقابلہ مین آتش نمرود مردود بیکار محض ثابت ہوئی اور مقابل کا کام ایک حقیر پشہ نے تمام کر دیا - اور پھر طرہ یہ ہے کہ میان مٹھو بنکر خود ہی فیصلہ کر لیا کہ ہم جواب لاثانی مد مقابل بننے کے قابل ہین ؎

اب تک نہ ہوسے سخن سے آگاہ

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

برسون کے بعد آپ لوگون نے بڑی جانکاہی کے بعد مطرقہ کا جواب لکھا اور ہماری تائید ایزدی کو دیکھیے کہ قلم برداشتہ در اصل جواب لاجواب و ترکی بترکی دینے کو تیار ہین -

آپ نے جس قدر ساختہ مضامین لکھے ہین پینڈا ہس مین پھینکدینے کے قابل ہین - فوارۂ لعنت بنکر گندہ دہان سے نکلے ہین - صدہا مرتبہ انکے معقول جوابات ہو چکے - چونکہ طرز عبارت بدلا ہوا ہے اسلیے شاید کوئی سادہ لوح انکو جدید خیال کرے - ورنہ یہ وہی پُرانی دقیانوسی فسوخ مہملہ حکایات ہین - جنکی وقعت چڑیا چڑے کی کہانی سے زیادہ نہین ہے - دیکھنے کو تو یہ کتاب (اعجاز) شیطان کی آنت ہے مگر ماحصل پر جو غور کیا جاتا ہے تو معدودے چند باتین ہین جنکو ہم چٹکیون پر اُڑا سکتے ہین -

قبل اسکے کہ اُن باتون کو مع جواب عرض کرون ایک امر گوشگزار کیے دیتا ہون - ذرا کان پھٹ پھٹا کر سنیے

وہو ہذا

میری تقریر کو مذہب اہل سنت سے کوئی تعلق نہین ہے - جو لکھونگا وہ کتب معتبرۂ شیعہ کا ماخذ اور ائمۂ شیعہ کی ایجاد بندہ اگرچہ گندہ ہے - نہ مین ان خرخرفات کا معتقد نہ انکو اپنے حضرات ائمۂ اہلبیت کا مقولہ سمجھتا ہون - نہ حضرات ائمۂ شیعہ کو اپنا امام معصوم واجب الاطاعت جانتا ہون جنکو شیعہ ائمہ کہتے ہین وہ محض فرضی ائمہ ہین جنکا مصداق نہ کبھی پایا گیا ہے نہ پایا جائیگا - انا بری منہم -

آمدم برسر مطلب

(۱) شروع بسم اللہ کے آپ نے سید کاظم علی صاحب

واسطی۔ بریلوی ڈپٹی انسپکٹر مدارس سیتاپور کا شیعہ و مباحث ہونا بیان کیا ہی۔ جسکا جواب یہ ہی کہ کوئی شیعہ ہو خارجی ہو رافضی ہو کافر ہو، ہمکو کیا سروکار۔ رہا مباحث ہونا یہ کلے دارد۔ بارہا النجم مین بڑے بڑے جگادریون اور تقی کے پوتے اور اعوان و انصار کو ہل من مبارز کا جوش دلایا گیا۔ اور دم حسین کا واسطہ دلایا گیا۔ مگر سب کو سانپ سونگھ گیا اور مناظرہ و مباحثہ کا صرف نام سنکر کانپ اُٹھے۔

اگر کچھ دم خم ہی تو آخنہ گھوڑے کی طرح نہ ہنہناؤ مقابلہ مین آؤ۔ گھر مین بیٹھکر دن کو رات آسمان کو زمین لکھنا سہل ہی۔ مواجہہ مین دروغ بیفروغ کی قلعی اُڑجاتی ہی۔

---

(۲) ترتیب و جمع نقصان قرآن کا مکمل جواب النجم مین ہوچکا ہے۔

---

(۳) ثبوت خلافت بلافصل امیر تو امر محال ہی مین نے بڑے شد و مد سے النجم مین حضرات ائمہ شیعہ کی اخلاقی و دینی کمزوریان ثابت کردی ہین۔ اور آخر مین اعلان دیدیا ہی کہ جو شخص دوازدہ امام کی امامت دلیلِ قطعی سے ثابت کرے تو مین شیعہ ہوجاؤنگا۔ بشرطیکہ جو مدعی اور مباحث ثابت نہ کرسکے تو وہ میرا ہم مذہب بنجائے۔ اگر مین خلاف کہتا ہون تو مجھپر، ورنہ مجھکو کاذب جاننے والے پر ہزار در ہزار لعنت۔

ہم تو جب جانین کہ بشرط مذکور کوئی امامت ائمہ شیعہ ثابت کر دکھائے اور خم ٹھونک کر میدان مناظرہ مین آئے۔

---

(۴) باب اول کا جواب۔ ضرور ہم محب اہل بیت و متمسک عترت ہین۔ تم لوگ کیا خاک ہوگے۔ تمھارے مذہب مین تو یہی پتا نہین کہ اہل بیت کون لوگ ہین حضرت امام حسن کو تمھین نے زہر دیا اور حضرت سید شہداء کربلا کو خطوط مین "از جانب شیعان علی بنام امام حسین" لکھکر بلایا اور خنجر جفا سے کام تمام کیا اور آخر کو رونا پیٹنا شروع کیا اور زمرۂ محب لسانی مین اپنا نام لکھایا اور یزید جو سیکڑون کوس پر بیٹھا تھا اُسپر الزام تھوپ دیا۔ نقض ان کے باعث خود بنے اور حکام کو مجرم بنایا۔ یہ کس تعزیرات کی دفعہ ہی حضرات ائمہ اطہار سے اس درجہ بیزار ہوئے کہ امام ثانی حضرت حسن کی اولاد کو نسلاً بعد نسلٍ درجۂ امامت سے خارج بتلایا۔ اور حضرت امام حسین کی اولاد مین سے صرف نو آدمیون کو امامت کیلیے منتخب کیا۔ بقیہ باقیات صالحات کو مردود بنایا۔ ہزارہا اولاد مین سے صرف تن چند کو ماننا اور باقی اُسی مان باپ کی اولاد کو مردود بنانا کس قسم کی محبت و اطاعت ہے۔ اور اطاعت بھی کس زور و شور کی کہ انکو ایسا امام بنایا جنکا مرتبہ تمام پیغمبرون سے (باستثنائے آنحضرت) افضل مانا اور انکی امامت یعنی رسالت کے ثبوت سے صرف بی بی اور خادمہ اور بیٹیون کی شہادت کافی

دانی سمجھی گئی- باقی شاہدین عادلین ایسے معتبر جنکی نسبت خدا کی شہادت یدخلون فی دین اللہ افواجا اور والزمہم کلمۃ التقوی وکانوا احق بہا واہلہا صریح منقول تھی اور پیغمبری تصدیق حدیث ثقلین مؤید تھی مگر کسی کی نہ سنی- امامت کیا تھی گُڑیا مین گُڑ پھوڑنا تھا- مرغا ایک ٹانگ کا- ثقل اکبر کو اپنے دعوے کے خلاف پایا تو امام اول نے سرے سے اُسکو عنقا صفت بنا دیا اور غائب کر دیا- یاد رکھیے قیامت کے دن جب فخر رسل فریاد کرینگے یا رب ان قومی اتخذوا ہذا القرآن مہجورا- (پارہ ۱۹) تو سب اہل محشر صاف صاف عرض کر دین گے کہ کلا واللہ ان امیرہم غائب القرآن مسطورا-

العجب کل العجب- یہ جرأت وہمت اور عناد و نفرت کہ جسکو حضرت رسول ثقل اکبر فرمائین الہدایت کے لیے اُسکو چھوڑ جائین- اُسکو جناب امیر ندارد کر دین اور مخلوق کی گمراہی اور قیامت کی باز پُرس کا مطلقاً خیال نہ فرمائین محی لعنت رسول پر کمر ہمت چست باندھنا بیشک اعلی علامت امامت ہی- بیچارے اور ثقل اصغر پکار پکار کر عرض کرتے ہے ہین کہ ثقل اکبر کو نابود نہ کیجیے ورنہ صحیح حدیث کی معیار صحت ندارد ہے پتہ نہ چلیگا کہ کون حدیث صحیح ہی اور کون غلط دیکھو اصول کافی مین صاف منقول ہی کہ امام معصوم سے کسی نے پوچھا کہ صحیح حدیث کی پہچان کیا ہی؟ آپ نی جواب مین فرمایا ثقل اکبر مین پیش کر کے دیکھو ما وافق فخذوہ وما خالف فدعوہ- یعنی جو موافق ہو اُسکو لو اور جو مخالف (قرآن کے) ہو اُسکو چھوڑ دو فقط

اب جس صورت مین کہ ثقل اکبر معاذ اللہ تلف کر دیا گیا تو اب صحیح حدیث پر عمل کرنے کی صورت بھی ندارد ہو گئی- اور یہ جناب امیر کی بدولت ہوا- اب فرمائیے تنہا خود رائی بھی کوئی چیز ہی- حدیث امام یعنی ثقل اصغر اور ثقل اکبر دونون ہاتھ سے گئے- اب ہدایت ہو تو کیونکر ہو- سوا ضلالت کے اب باقی کیا رہا-

جناب مؤلف صاحب خلیفہ بلا فصل شیعی کا یہ ادنی قلمی نقشہ ہی- اگر پورا فوٹو لیا جائے تو ہر شخص کہہ اُٹھیگا کہ ع

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

(۵) قولہ توضیح فقرہ ،ول نابکار-

"چونکہ غایت تذلل و انکسار سے بقاعدہ ہضم نفس مخاطب منکسر طبیعت نے اپنی ذات رفیع الدرجات کو نابکار سے جو کہ ذلیل ترین الفاظ ہی تعبیر فرمایا ہی لہذا اُنکے نابکار ہونے پر مجکو کوئی موقع جرح اور نارضامندی ظاہر کرنیکا نہین ہی ہر شخص کسر نفسی سے اپنے لیے وہی صفت تجویز کرتا ہی جو کہ ذلت وحقارت کا پہلو دبائے ہوے ہو- ہر گاہ و تمام الفاظ بدونالائق ہین اُنھون نے بحکم (المرء یقیس علی نفسہ) لفظ نابکار کو اپنی ذات خجستہ صفات سے چسپان فرمالیا- لہذا بکراہت شدید اُنکی خوشدلی

مد نظر کر کے مین بھی اُنکا نابکار ہونا تسلیم کرتا ہون ورنہ وہ عند السنیہ بڑے قابل کارہیں نابکار نہین "- (اعجاز داؤدی)

الجواب

ہم تو سمجھے تھے کہ خاموشی کرینگے اختیار
پر نمانا مفت چھیڑا اُس بُتِ عیار نے

مؤلف صاحب! آپ ایسے اگر ہزار در ہزار آفتاب پر خاک ڈالین تو بیکار ہو - آسمان کا تھوکا مُنہ پر آتا ہے جب آپ افسر اہل بیت شاہ عترت خاندان رسالت کو تبرا سے یاد کرتے ہین تو **حضرت مولانا خلیل احمد صاحب** بیچارے تو اُنکے غلام ہین - صحیح تو جب ہی کہ جگر گوشہ رسول حضرت زہراء بتول کی زبان فیض ترجمان سے اس سے بڑھی چڑھی صفت آپ کے **خلیفۂ بلا فصل** کی ذات خجستہ صفات مین چسپان کر دون - سنیے -

حق الیقین مین لکھا ہی کہ حضرت سیدہ معصومہ نے جناب امیر کو باین الفاظ یاد فرمایا ہی -

"مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و بیچ خائنان در خانہ گریختہ "

حضرت مولف صاحب! ان الفاظ ناگفتہ بہ کے مقابلہ مین ہم بھی بقول آپ کے یہ عرض کرینگے کہ حضرت سیدہ کی خوشدلی کو مد نظر کر کے ہم بھی آپ کے خلیفۂ بلافصل کا ان صفات سے متصف ہونا تسلیم کہتے ہین ورنہ وہ عند اہل السنت بڑے قابل و لائق و فائق ہین

قولہ توضیح فقرۂ دوم

راکب سفینۂ اہلبیت اطہار متمسک بہ عترت ابرار

اُلبتہ اگر مخاطب باتمیز اپنے اس دعوے اطاعت اہل بیت مین صحیح القول قرار پا گئے اور مذہب اہل سنت ماخوذ از احکامات و افادات خاندان رسالت ثابت ہوگیا تو پھر ہمکو اُن سے کوئی پرخاش نہ ہوگی اور ہم اُنکو مطیع احکام ائمہ سمجھکر ایسی ہی صاف دلی سے پیش آئین گے کہ جیسے اپنے برادران ایمانی پنجتنیون سے آتے اور برتاؤ رکھتے ہین مگر افسوس ہی کہ اُنکے کھانے اور دکھلانے کے دانتو نمین بڑا فرق ہی بغرض عوام فریبی و دھوکہ دہی حضرات اہل سنت صرف الفاظ سے دعوے اطاعت اہل بیت کرتے ہین مگر حقیقتاً و عملاً خاندان نبوت سے بحدّے بُعد علیم گئے ہین کہ جسکا ادراک ڈاک گاڑی اور تار برقی جیسے تیز رفتار آلات سے ناممکن ہی الخ (اعجاز داؤدی)

الجواب

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ہم تو فی الواقع مطیع اہل بیت کرام ہین اور تم خوب جانتے بھی ہو - جب آپ لوگون نے حضرت امام معصوم جناب حسن رضی

کی ذات والاصفات مین پرخاش کو جائز رکھا تو ہم متبعین حضرات ائمہ سے پرخاش رکھنا تو جاے تعجب نہین - جلاء العیون مین صاف لکھا ہی کہ مسود وجوہ المومنین کا ناپاک خطاب آپ ہی لوگون نے حضرت امام کو دیا تھا۔

آپ کی اصطلاح مین جیسے کذب کا نام تقیہ ہی اور زنا کا نام متعہ۔ اسی طرح انحراف کا نام اتباع ہی جب تو آپ اپنے کو متبع ثقلین کہتے ہین۔ حالانکہ سابقا معلوم ہو چکا کہ جب ثقل اکبر آپ کے بڑے امام کے کرتوتون ضائع ہو گیا اور اس فعل کے طفیل مین احادیث شیعہ بھی ساقط الاعتبار ہو گئین - اور اہل بیت سے یہ جہالت کہ کوئی صاحب ثابت نہین کر سکتے کہ اہل بیت کون لوگ ہین - ظاہر ہی کہ کسی شخص کی اتباع اُسکی معرفت پر موقوف ہی اور جب معرفت نہین تو اتباع کجا۔

غرضکہ نہ ثقل اکبر پر آپکا ایمان ہی نہ اہل بیت کی معرفت حاصل ہی - پس آپ لوگ تو کسی صورت سے ثقلین کی اطاعت نہین کر سکتے۔

بقول آپ کے جناب امیر لعن اللہ من تخلف جیش اسامہ کے رئیس المصدقین ہوتے ہین - سچ بتلاؤ کہ جناب امیر کب ساتھ گئے - اور جب نہین گئے تو عموم من تخلف مین شامل رہے - وہو المقصود - دوات وخامہ مین بھی آپ ہی کے ائمہ مورد عتاب بنے - کیونکہ اُسوقت ایک تو حضرت عمر رض تھے جنکے الفاظ یون منقول ہین قال عمر حسبنا کتاب اللہ ودوسرے وہ تھے جو لازم وملزوم بنے رہتے تھے اور وقت وفات الانا یترشح ما فیہ اپنے اصلی عقیدے کو بغیر ظاہر کیے نہ رہے اور کہہ اُٹھے قالوا ہجر الخ یعنی اُنھون نے کہا کہ آنحضرت ہذیان بک رہے ہین - جنکی بابت حضرت نے ڈانٹ تبلائی - یہی خاص وجہ تھی جو حضرت نے مرض الموت مین حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے حجرہ مین رہنا پسند فرمایا - آپ جانتے تھے کہ اُنکے یہان رہنے مین بڑا طوفان بے تمیزی برپا ہوگا - اس انتظام پر بھی وہ طوفان برپا کرنے سے باز نہ رہے - اور خلافت کے دعویدار بنے - حالانکہ حیات نبوی مین صاف صاف حکم خداوندی نازل ہو چکا تھا - قل اللہم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء الآیہ یعنی آنحضرت آپ اعلان کر دین کہ اللہ ہی ملک کا حقیقی مالک ہی جسکو چاہتا ہی ملک دیتا ہی اور جس سے چاہتا ہی چھین لیتا ہی الخ یعنی ملک کسیکی ملک اور کسی کا حق نہین ہی یہ خدا کے اختیار مین ہی جسکو دینا چاہتا ہی ویسے ہی اسباب پیدا کر دیتا ہی - فعال لما یرید اُس پاک ذات نے اپنی صفت فرمائی ہی - یعنی اپنے ارادہ مین وہ بہت پکا ہی - یہ نہین کہ بقول آپکے کہ صاحب قوی وقدر اپنے ارادہ مین انسان ضعیف البنیان سے مغلوب ہو جائے - اس آپکے استحقاق خلافت نے اللہ تعالی کو بھی تو کورا نچھوڑا - پھر ہم کس شمار و قطار مین ہین (باقی آیندہ بشرط ضرورت) راقم سید حسن عسکری ضلع فتحپور

شیعون کا رسالہ اصلاح

واقعی بقول جناب مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری یہ اصلاح وہی اصلاح ہی جسکا شتق قرآن کریم کی اس آیت سے وارد ہوا ہی واذا قیل لہم لاتفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون یعنی جب منافقون سے کہا گیا کہ تم زمین مین فساد نہ کرو تو وہ جواب دیتے ہین کہ ہم تو محض اصلاح کرنیوالے ہین -

یہ رسالہ شیعون کے قبلہ وکعبہ فخر الحکما سید علی اظہر صاحب کے اہتمام سے کھجوہ ضلع سارن سے شائع ہوتا ہی مگر چونکہ تقیہ یعنی دروغگوئی اس مذہب مین اعلی ترین عبادت ہی لہذا اس رسالہ کا ایڈیٹر فخر الحکما صاحب نے اپنے ایک نوعمر لڑکے علی حیدر کو ظاہر فرمایا ہی -

یہ رسالہ پندرہ برس سے نکل رہا ہی - بہت دنون تک اہل سنت اسکے حملون کو صبر و سکوت سے ٹالتے رہے مگر صبر کی بھی ایک حد ہوتی ہی - جب وہ اپنی حد سے متجاوز ہو جاتا ہی تو اسپر بے غیرتی کا اطلاق ہونے لگتا ہی - بالکل یہی حالت ہوئی - جب سنیون پر ہر طرف سے طعنہ زنی ہونے لگی کہ رسالہ اصلاح میں ہر قسم کے حملے مذہب اہل سنت پر ہوتے ہین بزرگان اسلام کی بدگوئی و دشنام دہی پر بس نہین ہی بلکہ انپر ہر قسم کے بیجا الزامات و ناروا اتہامات بھی قائم کیے جاتے ہین اور سنی کچھ خبر نہین ہوتے - سنیون کی حمیت و غیرت کیا ہوگئی انکا مذہبی احساس کیون باطل ہوگیا - وہ ان تمام حملونکو شیر مادر کی طرح کیون پی رہے ہین ؟

تو یکایک غیرت حق کو جنبش ہوئی اور بارادہ انتقام سات آسمانون کے اوپر قائم ہوگیا اور اسکی صورت یہ قرار پائی کہ سنیون کی طرف سے ایک موقت الشیوع پرچہ شائع ہو اسکے ذریعے سے مذہب اسلام اور اسکے برگزیدہ قدسیون کی حمایت کیجائے اور تمام افترا پردازیون اور دروغ بندیون کی قلعی کھولدیجائے - چنانچہ الحمد للہ کہ وہ ارادہ

النجم کی صورت مین ظاہر ہوا

او بجر ثانی و ما جزنی :: ایم

اود ے بے ماد ماہے لے :: ایم

النجم نے نہ صرف اصلاح بلکہ شیعون کے تمام موقت الشیوع پرچون یعنی الحکم و شیعہ و اثنا عشری وغیرہ اور نہ صرف موقت الشیوع پرچون بلکہ شیعون کی مایہ ناز کتب یعنی استقصائ و عبقات کو بھی خاک مین ملاکر برباد کردیا کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف (مثل اس خاکستر کے جسپر آندھی والے دن مین تیز ہوا چلے) - النجم نے انکے حق مین وہی کیا جو صیحۂ جبرئیل نے قوم ثمود کے حق مین کیا تھا کہ فاصبحوا فی دیارہم جٰثمین (یعنی اپنے گھرون مین گھٹنون کے بھل اوندھے گرے ہوے رہ گئے) -

النجم کی اشاعت کو آٹھ سال ہوے - اس مدت مین

اس نے مذہب شیعہ کے اصول و فروع کا باطل و مزخرف
ہونا ایسا واضح کیا کہ روز روشن کی وضاحت بھی اُسکے
سامنے ماند پڑگئی - ایک جاہل سے جاہل، ایک کم فہم سے
کم فہم بغیر کسی دقت اور دشواری کے النجم کے ذریعہ سے مذہب
شیعہ کے بطلان سے آگاہ ہوسکتا ہی اور برای العین دیکھ
سکتا ہی کہ دیدہ و دانستہ حق سے انحراف کرنے والے
ایسے ہوتے ہین -

اس آٹھ سال کی مدت مین النجم کے جواب دینے
کیلیے کوئی ایسی امکانی کوشش نہ تھی جو شیعون نے
اُٹھا رکھی ہو بلکہ یہ کوشش بھی کی کسی طرح النجم کو کسی سیاسی
الزام کے تحت مین لاکر بند کرا دین - مگر الحمد للہ کہ سب کوششون
مین ناکامی ہوئی - ان ناکامیون نے اُنکے حواسون کو
مختل کر دیا اور اُنکی عقلون کو زائل کر دیا - اب شیعی اخبار
و رسائل خاص کر اصلاح کی یہ حالت ہوگئی ہی کہ جب النجم
کے خطاب مین کوئی بات کہتا ہی تو وہ ایسی ہوتی ہی کہ کوئی
شخص اُسکو سنکر نہین کہہ سکتا کہ یہ بات کسی صحیح الدماغ اور
صاحب ہوش کے زبان یا قلم سے نکلی ہوگی - حق سے مقابلہ
کرنا آسان نہین ہی حضرت قادر قوی جل جلالہ نے یہ خاص
خاصیت رکھی ہی کہ حق سے مقابلہ کرنیوالون کی عقلین زائل
اور اُنکے حواس مختل ہو جاتے ہین - اسی زوال عقل و
اختلال حواس کو قران کریم مین مختلف عنوانات سے تعبیر
فرمایا ہی کہین فرمایا ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم
الآیہ کہین فرمایا کلا بل ران علی قلوبہم اور کہین فرمایا
ام علی قلوب اقفالہا وغیرہ وغیرہ - نمونہ کے طور پر
اسوقت اصلاح کے تازہ نمبر کا ایک مقام ہدیۂ ناظرین
کیا جاتا ہے -

قبل اسکے کہ اصلاح کی عبارت نقل کیجائے ناظرین
کو یہ معلوم ہو جانا چاہیے کہ اڈیٹر صاحب اصلاح نے
ایک مرتبہ مجھپر یہ بہتان باندھا تھا کہ مین نے اس امر کا
اقرار کیا ہی کہ کتب اہل مین (معاذ اللہ) تحریف قران کی
روایتین موجود ہین - چنانچہ مین نے اس افترا پردازی
کا انسے مطالبہ کیا - پے درپے مطالبہ کے جب انکو کوئی
صورت مفر کی نظر نہ آئی تو اُنھون نے میرے مطالبہ کے
جواب مین میری ایک عبارت نقل کی - مین نے اُن کے
اُس جواب کی حقیقت النجم نمبر ۳ مطبوعہ ۲ صفر جلد
مین ظاہر کر دی - میری اس تحریر کے جواب مین اڈیٹر
اصلاح اپنے تازہ پرچہ نمبر ۵ بابت جمادی الاول ۱۳۳۰ھ
مین گوہر افشانی فرماتے ہین - ملاحظہ ہو

عبارات اصلاح نمبر ۵ جلد ۱۵

النجم کی دلیری

اصلاح ... مین بعنوان کذاب علم اور الشمس جلد ۶ مین بعنوان
تفضیح الکاذب اسکی حقیقت دکھائی گئی تھی کہ اڈیٹر النجم نے خود اقرار کیا

کہ سنیون کی کتابون مین بھی تحریف قرآن کی روایتین موجود ہین یہ دوسری بات ہی کہ سنیون کا عمل ان روایات پر نہین ہے۔

بقول اڈیٹر "النجم کے ایک پرچہ مین نہین بلکہ پے درپے پرچون مین ان سے دعوی کے اثبات کا مطالبہ کیا گیا اور انکو بہت غیرت دلائی گئی کہ وہ کیون اسقدر خود رفتہ ہین اور کیون ایسے کذب صریح کو اپنے لیے مایۂ افتخار سمجھتے ہین" نمبر ۲ جلد ۵

انھین مطالبات کے جواب مین اصلاح نمبر ۸ مین اُنکے مطالبات کے بھی تاریخ وار دکھائے گئے اور اونکی تصریحات بھی کر کے جگجا اسکا اقرار کیا گیا ہی۔ اس تحریر کے جواب مین فرماتے ہین۔

"ایک صاحب نے مجھسے کہا کہ اڈیٹر اصلاح نے آپ کے اس مطالبہ اور اپنے دعوی کا ثبوت پیش کیا ہی۔ چنانچہ نور الحسن صاحب کاتب شیعہ (سین و ناصر مقبول احمد صاحب) نے اصلاح کا پرچہ مجھے دیا ہی اور مجھسے خاص طور پر فرمایش کی ہی کہ آپکو وہ پرچہ دکھا کر اسکا جواب حاصل کرون"

اس سے معلوم ہوا کہ ایڈیٹر صاحب النجم سے شیعہ اور سنی دونون نے جواب کا مطالبہ کیا اور خاص طور پر فرمائش کی گئی۔ مگر اُن سب کے جواب مین فرماتے ہین۔

"اُسوقت رسالۂ اصلاح کو نہ دیکھا۔ بعد اُن پریشانیون کے دور ہونے کے اب جو مین نے دیکھا تو رسالۂ اصلاح کا وہ نمبر میرے پاس آیا ہی نہین"

مگر اسکی وجہ نہ لکھا کہ اگر آپ کے دفتر مین بالفرض نہین آیا تھا تو دفتر اصلاح کو ایک کارڈ کیون نہین لکھا۔ جیسا کہ ابھی دفتر اصلاح[عہ] سے مطالبۂ النجم نمبر ۳ کے لیے دو کارڈ گیا جسپر آپ نے پھر نمبر ۳ نہ بھیجا۔ جب اصلاح نے آپ کے نمبر ۲ تین عدد کو واپس کیا تب جا کر آپ نے نمبر ۳ بھیجا۔ اور اُسوقت سے پھر سکوت ہی۔ اُسی طرح اگر آپ کارڈ طلب مین لکھے ہوتے تو یہ شکایت بجا ہوتی۔

شکر خدا کہ نمبر ۳ مین جا کر آپ نے اقرار کیا "اصلاح نمبر ۸ جلد ۱۴ بابت شوال ۱۳۲۹ھ مین کئی ماہ کے غور و فکر کے بعد میری اس گرفت کا جواب دیا ہی جو متواتر کئی پرچون مین مین نے کی تھی"

مگر نہ معلوم کہ آپکا یہ اعتراض جبکہ ۲۱ و ۲۸ شعبان کے پرچہ مین تھا اور جواب اُسکا ماہ شوال مین دیا گیا تو "کئی ماہ" کا لفظ دروغ ہی یا سچ۔ کیونکہ آپکا اخبار ہفتہ وار تھا اور اصلاح غریب ماہوار پھر کیونکر ممکن تھا کہ ۲۱ و ۲۸ شعبان کا جواب رمضان کے پرچہ مین نکلے۔

بہرحال اصلاح نمبر ۸ مین بعنوان کذاب اعظم آپکے تین کذب عظیم کا اثبات صفحہ ۲۴۴ لغایت ۲۵۰ مین لکھا گیا تھا۔ کذب اول کو تو بالکل ہضم کر گئے جو روایت ابوالدرداء سے متعلق تھا جسمین ابو دردا نے فرمایا تھا "سوا نماز جماعت کے اور کوئی بات شرع کی اب باقی نہین ہی اور حضرت انس نے دمشق مین کہا کہ نماز بھی اپنی حالت پر قائم نہین رہی"

ان دونون روایتون سے بھی آپنے ۲۸ رجب مین انکار کیا تھا۔ جسکی تصدیق نمبر ۸ مین آپ کے کذب اول مین دکھائی گئی اُسکو تو بالکل ہضم کر گئے۔ کذب دوم جو متعلق بہ تحریف قرآن تھا اسکو نقل کر کے آپ لکھتے ہین۔

جواب از مدیر النجم اصلاح کے اس جواب کو نیز اُسکی تحریرات سابقہ کو دیکھکر قرآن شریف کی اس آیت کی یاد تازہ ہوجاتی ہی اور جو واقعہ اس آیت مین مذکور ہی پیش نظر ہوجاتا ہی قولہ تعالی ۔ وقال الذین کفروا لاتسمعوا لھذا

عہ یہ علامت اُون مقامات پر بنائی گئی ہی جنکی گرفت آگے کیجائے گی
یہ علامت مخفف لفظ اختلال کی ہی۔

القرآن والغوا فیہ لعلکم تغلبون۔ ترجمہ کافرون نے (آپس مین) کہا کہ اس قرآن کو نہ سنو اور اُس (کی تلاوت کے وقت) بیہودہ بکنا شروع کردو تاکہ تم غالب آجاؤ۔ بالکل یہی حالت اصلاح وغیرہ رسائل شیعہ کی ہی۔

غضب خدا کا خود اپنی اس تحریر مین میرا یہ قول نقل کرتے ہین کہ "اوّل تو وہ روایتین تحریف پر اصلا دلالت نہین کرتین" اور باوجود ایسے صاف و صریح قول کے میری طرف روایات اہل سنت کے دال علی التحریف ہونے کا قول منسوب کرتے ہین۔ یہ بیہودہ گوئی اور آنکھون مین خاک جھونکنا نہین تو اور کیا ہی؟ بھلا ایسے خرافات کا کیا جواب دیا جائے۔ اور جواب دینے کی ضرورت ہی کیا ہی۔ میرے خیال مین تو یہ تحریر خود ہی اپنے کاتب کی بیہودہ گوئی پر شاہد عادل ہی۔

اسی بیہودہ گوئی کی وجہ سے بارہا علمای شیعہ سے کہا گیا کہ آؤ بالشافہہ مناظرہ کرلو۔ مگر چونکہ وہ جانتے ہین کہ بالمشافہہ مناظرہ کرنے مین دن کو رات آسمان کو زمین کہنے کا موقع نہ ملے گا۔ اسلئے اس سے کوسون بھاگتے ہین۔ اور طرح طرح کے بہانے نکالتے ہین کبھی عدم قابلیت مخاطب کا کبھی کچھ کبھی کچھ ع حیلہ جو را بہانہ بسیار۔

لہذا دل چاہتا ہی کہ شیعون کے دماغ سے غائبانہ تحریری مناظرہ کی ہوس بھی نکال دیجائے چنانچہ بعونہ تعالی اس وقت

جمیع علمای شیعہ کو اعلان

دیا جاتا ہی۔ کہ اگر آپ لوگ اپنے مذہب کی حقیت کا ذرہ برابر بھی بھروسہ رکھتے ہون تو مستعد ہو جایئے اور سب متفق ہو کر اپنی مجتمعہ قوت کے ساتھ النجم کے مقابلہ مین آیئے۔ اور خدمت خداوندی کا نمونہ دیکھ لیجیے۔ دیکھیے آپ کی انکار بدیہیات کی مشق اور لغو گوئی کو غلبہ حاصل ہوتا ہی۔ یا دین حق غالب آتا ہی۔ یہ بھی میری طرف سے آپ کو اختیار ہی کہ آپ اپنے مذہب کے مخصوصات مین جس مسئلہ کو سب سے زیادہ زوردار سمجھتے ہون۔ اُسی پر بحث کر لیجیے! مگر اس بحث کے انطباع کے لیے آپ اپنے مذہب کے کسی رسالہ اصلاح یا شیعہ یا اثنا عشری وغیرہ کو منتخب کیجیے۔ یہ بحث تمامہ آپ کے منتخب کردہ رسالہ مین بھی چھپے اور النجم مین بھی۔

دیکھین۔ اب آپ لوگ کیا بہانہ نکالتے ہین۔ اب تو آپ کو زمین آسمان کے قلابے ملانے کا بھی موقع حاصل ہے"

اس تحریر کی متانت و تہذیب تو قابل قدر ہی ہی۔ مگر یہ تو ارشاد ہو کہ اسمین اصلاح کے کس فقرہ کا جواب ہوا۔ جب یہ "بیہودہ گوئی ہی اور آنکھون مین خاک جھونکنا۔ ایسے خرافات کا کیا جواب دیا جائے" تو پھر اس طرح کا مناظرہ ہی کیا ہوا۔

آپ کی اس تحریر کا خلاصہ صرف اسقدر ہی کہ "آؤ بالمشافہہ مناظرہ کرلو" مگر جب آپ کی تحریر مین یہ تیزی ہی تو تقریر مین کیا حال ہوگا جبکہ شہدے کلیں لٹھ بند بھائی بند بھی آپ کے ساتھ ہونگے۔

اس لیے تو آج دس برس سے کہا جا رہا ہی کہ گورنمنٹ سے حفظ امن کا بندوبست کر لیجیے پھر آیئے مناظرہ کیجیے۔ مگر آپ ہمیشہ ٹالتے ہی رہے۔

لطف تو یہ ہی کہ اخبار بدر قادیانی جو تحریری مناظرہ سے انکار کرتا ہی تو اُسکو آپ اس طرح لکھتے ہین۔

"لیکن اتماماً للحجہ عرض کیا جاتا ہی کہ ایڈیٹر صاحب اس بحث کے لیے دو صفحے یا چار صفحے اپنے گرامی قدر اخبار مین بڑھا دین۔ ان صفحات مزیدہ کے کاغذ لکھائی چھپائی

کے جمیع مصارف اس ناچیز کے ذمہ- انشاء اللہ تعالی

دفتر بدر کا بھیجا ہوا حساب بغیر کسی قسم کے رد و بدل کے

ہفتہ وار یا ہوا جس طرح وہ چاہیں گے ادا کر دیا جائیگا۔

بلکہ یہان تک منظور ہے کہ وہ پرچہ میرے نام اس رقم پر

جو صفحات مزیدہ مین خرچ ہوئی ہو دیا بھیجا کرین"-

"جو مضمون اصلاح کے مقابلہ مین لکھا گیا ہے اوسی کی پشت پر یہ عبارت بمقابلہ بدر لکھی گئی ہے- مگر یہ بھی حل طلب ہے کہ جو شخص صرف زبانی مناظرہ چاہتا ہے اور تحریری سے بایں وجہ عذر کرے" "ناظرین بدر اس قسم کی بحثین بہت دیکھ چکے ہین اور بدر مین گنجایش نہین" اُس سے تو آپ کا یہ اصرار ہو کہ ہمسے خرچ لے کر چھاپو- اور جو شخص آپ کی کذابیت کو اس طرح روز روشن کی طرح دکھائے کہ اصلاح کے آٹھ آٹھ صفحہ آپکی نذر کرے اُس سے یہ فرمایش ہو "آکر بالمشافہ مناظرہ کرلو" اسکے حل مین عقل انسانی حیران ہے-

عقل تو ناقص ہے- مگر اڈیٹر صاحب النجم کی فیاضی پر خلیفۂ اول کی ایک فیاضی یاد پڑی- شاہ ولی اللہ صاحب قرۃ العینین ص۱۱۱ مین لکھتے ہین

عن عائشۃ قالت قدمنا المدینۃ فنزلت مع عیال ابی بکر و نزل الی رسول اللہ و ہو یومئذ یبنی المسجد و ابیاتنا حول المسجد فانزل فیہا اہلہ و مکثنا ایاما فی منزل ابی بکر فقال ابو بکر یا رسول اللہ ما یمنعک ان تبنی باہلک فقال رسول اللہ الصداق فاعطاہ ابو بکر اثنا عشر اوقیۃ و نشا فبعث رسول اللہ الینا و بنی بی رسول اللہ فی بیتی ہذا الذی انا فیہ-

کہ عائشہ کہتی ہین جب مکہ سے ہملوگ مدینہ مین آئے تو اپنے باپ کے گھر رہے حضرت مسجد بنوا رہے تھے ابو بکر نے کہا یا حضرت اپنی زوجہ (عائشہ) کے ساتھ کیون .... حضرت نے فرمایا مہر کا روپیہ نہین ہے- ابو بکر نے بارہ اوقیہ اور نصف لاکر دیا- حضرت نے ہمارے پاس بھیجدیا اور اُسی روز اسی گھر مین جسمین ہم ہین ہمارے ساتھ ...

فرق ہے تو اس قدر کہ وہان رسول اللہ صلعم نے ابو بکر کی خاطر رکھ لی جسکے بدلہ مین ابو بکر نے خلافت پاکر آٹھ ہزار بیت المال سے بنام قرض لیا- اور بدر نے ان سب فیاضیون پر بھی آپ کو قابل تخاطب سمجھا اصلاح تو اسی آرزو مین گھلا جاتا ہے کہ کوئی تحریر تو اصلاح دانشمس کی اڈیٹر صاحب کے قابل التفات ہو- مگر عجب قسمت ہے کہ ہمیشہ وہان سے یہی جواب ملتا ہے کہ "قابل التفات نہین"

اصلاح کے جس مضمون کا یہان حوالہ دیا گیا ہے اُسین نوسلم تہیداری مبارکپوری- پنڈت جگت پرشاد صاحب مولوی مین القضاۃ صاحب کو ہمنے حکم بھی مانا تھا کہ وہی لوگ اسکا تصفیہ کرین کہ عبارات اڈیٹر صاحب سے وجود روایات تحریف قرآن کتب اہل سنت مین ثابت ہے یا نہین مگر جب اُن حکمون کو بھی نہ مانا تو اب ہم کیا کرین- اگر آپ کو بلا کسی شرط کے مناظرۂ زبانی کی خواہش ہے تو نقیرخانہ حاضر ہے تشریف لائیے- مین خود ہی پولیس کو خبر دیکر حفظ امن کے لیے بلاؤنگا-

کیا خوب لکھتے ہین: "اس تحریر مین میرا قول نقل کرتے ہین کہ اول تو وہ روایتین تحریف پر اصلاً دلالت نہین کرتین اور باوجود ایسے صاف وصریح قول کے میری طرف روایات اہل سنت کے دال علی التحریف ہونے کا قول منسوب کرتے ہین- یہ بیہودہ گوئی اور آنکھون مین خاک جھونکنا نہین تو اور کیا ہے"

جس سے معلوم ہوا کہ آپ اسکا دعوی کر چکے ہین لہذا اسکے خلاف اگر آپ کے قول سے ثابت ہو تو وہ بیہودگی ہے- تو پھر چاہیے کہ مجرم جو اپنا بیان لکھاتا ہے- اُسکے خلاف جو بات اُسکی جرح سے نکلے وہ قابل التفات نہو- بلکہ حاکم جو اُسکے بیان سے تناقض سے نتیجہ نکالے وہ بیہودگی سمجھی جائے-

کیا یہ قول آپکا نہین ہے "روایتین اگر ہزار بھی ہون اور صحت کے بھی اعلے درجہ پر پہونچ جائین اور بالفرض معاذاللہ تحریف پر دلالت بھی کرین مگر سلف سے آج تک جب کسی نے اُنپر عمل نہین کیا تو وہ کیا کام دے سکتی ہین- ہمارا اعتراض تو شیعون پر صرف روایت لکھدینے کی بنا پر نہین ہے بلکہ انکے موافق اعتقاد رکھنے کی بنا پر ہے-

کیا یہ تحریر آپ کی نہین ہے؟ کیا اس سے بدیہی طور پر نہین نکلا کہ وجود روایات تحریف کے آپ قائل ہین- شیعون مین اور آپ مین فرق اسی قدر ہے کہ بقول آپ کے شیعون کا عمل بھی ان روایات پر ہے اور انکا عمل نہین ہے اڈیٹر صاحب- ہمنے تو اصلاح مین پنڈت جگت پرشاد- نوسلم تہیداری- مبارکپوری مولوی مین القضاۃ صاحب کو حکم مانا تھا پھر انکا فیصلہ کیون نہین تسلیم کرتے" (منقول از اصلاح)

الجواب

اب ناظرین دیکھین کہ اصلاح کی عبارت منقولہ بالا مین اختلال حواس کے کس قدر آثار ہین- ان سب کا استیعاب تو تطویل لاطائل ہی لہذا انکے تیرہ اماموں کے عدد کے موافق صرف تیرہ اختلال کے ذکر پر اکتفا کیجاتی ہی-

اختلال اول پرچہ اصلاح نہ پہونچنے کی بابت لکھتے ہین کہ "آپ نے طلب کیون نہ کیا" کوئی ان سے پوچھے کہ مین نے کیا اس سے پہلے کبھی کوئی پرچہ ان سے طلب کیا ہی؟ سچ بات تو یہ ہی کہ انکا پرچہ اس قابل ہی نہین کہ اہل علم اسکو اس توجہ کے ساتھ دیکھین کہ اگر کوئی پرچہ نہ پہونچے تو اسکو طلب کرین- مجالس علمی مین آپ کے پرچہ کی جو قدر ہے وہ آپ خود ہی جانتے ہین- لاتبلع ولاتشتری فی سوق العلم والعلی-

اختلال دوم آپ نے میرے اعتراض کا جواب ماہ شوال کے پرچہ مین تو دیا- لیکن کیا ماہ شوال کا پرچہ آپ نے ماہ شوال مین شائع کر دیا تھا؟

اختلال سوم- آپ کے کذب اول کا جواب مین نے نہ اس وجہ سے ترک کر دیا تھا کہ اسکا جواب مجھے دشوار تھا- بلکہ محض اس وجہ سے کہ آپ کی تحریرات کا ناقابل التفات ہونا پے درپے دکھا دینے کے بعد آپکی ہر ہر بات کا جواب دینا میرے اوپر لازم نہین رہا- خیر اب آپ کو اسپر بہت ناز ہی تو لیجئے وہ مختصر حرفون مین اسکا جواب حاضر ہی- حضرت ابوالدرداء اور حضرت انس نے احکام شرعیہ کی پابندی چھوٹنے کا جو افسوس کیا یہ زمانہ خلفای ثلثہ کے متعلق نہ تھا- حضرت ابوالدرداء کی وفات آخر عہد حضرت عثمانؓ مین نقل کرکے آپ یہ چاہتے ہین کہ اُنکے قول کو حضرات خلفای ثلثہ کے عہد پر منطبق کرین

اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت عثمان کا آخر عہد فتنہ و بغاوت کا زمانہ تھا اُس زمانہ فتنہ کے متعلق اُنکا یہ قول ہی اور اس زمانہ فتنہ کی خرابیان حضرت عثمان کی جانب منسوب نہین ہوسکتین- کیونکہ اُسوقت اُنکا کوئی اختیار اور تصرف باقی نہ تھا- بھلا حضرت انس اور حضرت ابوالدرداء کیونکر خلفای ثلثہ کی برائی بیان کرتے جبکہ ایک بڑا حصہ انکے فضائل کا ان دونون نے روایت کیا ہی- خلفای ثلثہ خصوصاً حضرات شیخین کا عہد تو ایک ایسا عہد تھا کہ آپ جیسے حق پوش دشمنون کی زبان پر اسکی تعریف جاری ہی- چنانچہ شارحین نہج البلاغہ کلام سابقاً منقول ہوچکے ہین- نیز یہ بھی آپ لوگون کے یہان بتواتر ثابت ہی کہ قرن اول کے جمہور اہل اسلام شیخین کی حسن سیرت پر ایسے دلدادہ تھے کہ جناب امیر کی مجال نہ تھی کہ ان کے سامنے شیخین کی برائی کا ایک حرف بھی زبان سے نکال سکین- پس اور سب باتون سے قطع نظر کرکے اسی

ایک بات پر غور کرکے آپ کو معلوم ہو سکتا تھا کہ کسی صحابی سے
اس عہد کی برائی ہرگز منقول نہین ہو سکتی۔ بفرض محال اگر
اگر کسی روایت مین ہو تو بھی تو اس روایت کو مطروح یا
ماوّل ماننا لازم ہوگا۔

اختلال چہارم۔ آپ میری تحریر کی بابت لکھتے ہین
کہ اس مین اصلاح کے کس فقرہ کا جواب ہوا۔ آپ کی پوری
عبارت کا جواب ہو گیا۔ آپ کی افترا پردازی ظاہر ہو گئی
کہ آپ جس چیز کو میری طرف منسوب کر رہے ہین اسکا مناقض
خود میرے ہی کلام مین آپ نقل کر رہے ہین۔

اختلال پنجم۔ حفظ امن کے بند و بست کا حیلہ
آپ نے بار بار نکالا۔ مگر آپ اتنا نہ سمجھے کہ گورنمنٹ خود
حفظ امن کی ذمہ دار ہے۔ ہمارے آپ کے بند و بست
کی ضرورت نہین ہمارے یا آپ کے بند و بست کرنیکا یہ
مطلب ہے کہ ہم اس چیز کا خطرناک ہونا گورنمنٹ پر ظاہر کرکے
اسکے امتناع کا حکم صادر کرائین۔

اختلال ششم۔ لکھتے ہین کہ ایڈیٹر بدر نے
زبانی مناظرہ چاہا تھا۔ کیسا سفید جھوٹ اور خالص کذب ہے
ہرگز ایڈیٹر بدر یا کسی دوسرے قادیانی نے کبھی مجھسے زبانی
مناظرہ کی خواہش نہین کی۔ بلکہ بات یہ تھی کہ وہ چاہتے تھے
کہ تحریری مناظرہ صرف الحکم مین چھپے جو قادیانیون کی نظر
سے گذرتا ہے۔ مین نے لکھا کہ النجم و بدر دونون مین چھپے

اختلال ہفتم۔ یہ بھی بالکل غلط ہے کہ مین نے ایڈیٹر
اصلاح کو اس مرتبہ زبانی مناظرہ کے لیے لکھا تھا۔ میری
تحریر منقولۂ اصلاح مین تو صاف یہ امر مذکور ہے کہ بالمشافہہ
مناظرہ سے تم لوگ بھاگتے ہو تو آؤ غائبانہ تحریری مناظرہ
سہی۔ مگر یہ مناظرہ النجم و اصلاح دونون مین چھپے۔ میری
عبارت کسی ذی ہوش کو دکھا کر اس سے مطلب سمجھ لو خصوصاً
میری عبارت کے یہ فقرات کہ "دل چاہتا ہے کہ شیعون
کے دماغ سے غائبانہ تحریری مناظرہ کی بھی ہوس نکالدیجائے
اور" دیکھین اب آپ لوگ کیا بہانہ نکالتے ہین۔ اب تو
آپ کو زمین آسمان کے قلابے ملانے کا بھی موقع حاصل ہے"۔ ان
فقرات کو دکھلا کر کسی سے پوچھیے کہ اسمین بالمشافہہ مناظرہ
کی دعوت دی گئی ہے یا غائبانہ تحریری مناظرہ کی؟

یہ غائبانہ تحریری مناظرہ بھی چونکہ بالمشافہہ مناظرہ سے
کم نہین ہے اس وجہ سے کہ اس طریقہ خاص سے النجم کی آواز
شیعون کے کانون تک پہونچنے لگے گی۔ جو یقیناً بعض اُن
لوگون کو جو کسی دھوکہ مین گرفتار ہین راہ راست پر لے آتی ہے
لہذا اس مناظرہ سے بھی ایڈیٹر اصلاح نے گریز کی۔

اختلال ہشتم۔ حضرت ابو بکر صدیق کا قصہ حسن سلوک
جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس موقع پر کیا مناسبت
رکھتا ہے۔ ہان اگر انھون نے زبان سے کہدیا ہوتا اور
اسکو پورا نہ کیا ہوتا۔ یا حضرت ابو بکر صدیق کا اس موقع پر

دینا کچھ معیوب اور شرعاً قبیح ہوتا تو کچھ مناسبت ہو سکتی تھی مگر جبکہ یہ کوئی بات نہین ہی تو اس قصہ کا نقل کرنا اعلی درجہ کی بدحواسی ہی۔

آپ کی یہ بیجوڑ باتین دیکھکر آپ کے امام اوّل کی ایک حاضر جوابی کی کہانی یاد آگئی - جو آپ کی معتبر و مستند کتاب احتجاج مطبوعۂ طہران کے صفحہ ۱۲۴ مین مذکور ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ ایک زندیق نے جناب امیر سے قرآن پر چند اعتراضات کر کے جواب طلب کیا - ایک اعتراض یہ تھا کہ قرآن مین نبیون کی بُرائیان تو نام بنام مذکور ہین اور منافقون کی بُرائیان اشارات و کنایات مین ہین - جناب امیر نے جواب دیا کہ نبیون کی برائیان تو اس وجہ سے مذکور ہین کہ اُن برائیون کو دیکھکر لوگ اُنکو خدا نہ سمجھین اور منافقون کی برائیان کنایہ مین خدا نے ذکر نہین کی تھین خدا نے اُنکی برائیان بھی نام بنام نازل کی تھین مگر جامعین قرآن نے تحریف کر ڈالی "

فرق ہی تو اسی قدر کہ وہان آپ کے امام اوّل اپنے جواب کی کوئی سند نہ پیش کر سکے محض زبانی بے اصل اور بے بنیاد دعوائے تحریف کر کے رہ گئے - اور آپ نے ایک صحیح واقعہ قرۃ العینین سے نقل کر دیا - یہ دوسری بات ہی کہ اس مقام پر اس واقعہ کا ذکر بے جوڑ ہی - میرے خیال مین اس اختلال حواس پر بھی آپ اپنے امام اوّل سے اچھے ہین -

اختلال نہم - میری فیاضی اور حضرت صدیق اکبر کی فیاضی مین جو فرق آپ نے بتایا ہی اس فرق کا حاصل یہ ہی کہ مین (معاذ اللہ) مثل ابوبکر صدیق کا ہون اور ایڈیٹر بدر مثل رسول اللہ کے ہین - (معاذ اللہ معاذ اللہ) -

کیون جناب! حضرت ابوبکر صدیق سے تو خیر آپ کو عداوت ہی - کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اب کھلم کھلا اظہار عداوت کرنے لگے کہ اُنکو ایڈیٹر بدر سے تشبیہ دیکر اُنکی توہین کی - اگر اختلال حواس نے آپکے قلم کو بے قابو نکر دیا ہوتا تو عداوت رسول کا کبھی اظہار نکرتے اپنے اسلاف کرام کی طرح اسکو دل ہی مین رکھتے -

اختلال دہم - لکھتے ہین کہ اصلاح اسی آرزو مین گُھلا جاتا ہی کہ اصلاح و الشمس کی کوئی تحریر تو النجم کے قابل التفات ہو " واقعی یہ بہت سچی بات ہی - اگر ایڈیٹر صاحب اصلاح کے حواس مین اختلال نہ آگیا ہوتا تو ایسی کمزوری اپنی ظاہر نہ فرماتے فی الحقیقت وہ اسی آرزو مین ہین ، اور رہین گے اور یہ آرزو اُنکی پوری نہ ہوگی - باطل چاہے جس قدر آراستہ کیا جائے اہل حق کے قابل التفات نہین ہو سکتا - چہ جائیکہ آراستہ بھی نہ کیا جائے نہ آراستہ کرنے کا سلیقہ ہو - باطل کے آراستہ کرنے کا سلیقہ بھی شیعون کو نہین آتا یہ سلیقہ فرقۂ ضالہ منتسبہ الی الاسلام مین اگر کسی کو آتا ہی تو وہ معتزلہ ہین جنکا علمائے اہل سنت نے بیج مار دیا - اور جڑ کھو د ڈالی -

اختلال یازدہم۔ لکھتے ہین کہ ان حکمون کو بھی نہ مانا۔" ایک تو شکسا ننے کے قابل نہین ہے۔ غیر مسلم کا حکم ہونا مسلم کے لیے جائز نہین۔ انکو اگر حکم بنایا تھا تو آپ کے مولوی عبد الحسین اور دیگر شیعیان لکھنؤ نے۔ باقی رہے اور حضرات ان کے حکم ماننے سے انکار نہین۔ مگر یہ کوئی دقیق بات نہین جسمین اُن کو حکم بنایا جائے ایسے بدیہیات واضحہ مین اگر حکم کے فیصلہ کی احتیاج ہونے لگے تو تو بدیہی بدیہی نہ رہے۔

اسی ذیل مین اڈیٹر اصلاح نے یہ بھی لکھڈالا کہ " اگر آپ کو بلا کسی شرط کے مناظرۂ زبانی کی خواہش ہے تو فقیر خانہ حاضر ہے تشریف لائیے مین خود ہی پولیس کو خبر دیکر حفظ امن کے لیے بلالون گا " جناب اڈیٹر صاحب اصلاح نہ معلوم اُس وقت کس حالت مین تھے۔ خیر مجھے اُنکی یہ دعوت منظور ہے تاریخ مقرر کرین۔ انشاء اللہ مین اُن کی مقررہ تاریخ پر حاضر ہو جاؤنگا۔

آج قریب ایک ماہ کے ہوا کہ ایک کارڈ بنام اڈیٹر صاحب اصلاح بنا بر منظوری دعوت مناظرہ بھیجا جا چکا ہے جسکا اب تک اُنھون نے کچھ جواب نہین دیا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیفیت دماغ سے زائل ہو گئی۔

جناب فخر الحکما صاحب! کیا آپ کو وہ واقعہ یاد نہین رہا کہ اڈیٹر صاحب شیعہ نے مجھے مناظرہ کے لیے آپ ہی کے دولتخانہ پر طلب فرمایا تھا اور جب مین مستعد ہوا تو خاموش ہو رہے۔ پھر حسن اتفاق سے وہ لکھنؤ تشریف لائے اور مجھے اطلاع ہو گئی۔ مین نے اُنکو بلا کر تمام مدارج طے کر لیے اور ہر طرح سے بخیال خود بحث ویز کر لی تھی۔ مگر پھر بھی وہ فرار کر گئے۔ کیا آپ یہ سمجھتے تھے کہ مین اڈیٹر النجم کو مناظرہ کی دعوت دونگا اور وہ میرے مکان پر آنا پسند نہ کریگا؟ یا آپ یہ سمجھتے تھے کہ میری تحریرات کی مکابرانہ روش اڈیٹر النجم کو میرے ساتھ مخاطب ہونے سے باز رکھے گی۔ یا آپ یہ جانتے تھے کہ پولیس کو اطلاع کر دینے کی دھمکی سے اڈیٹر النجم ڈر جائے گا؟

مہربان من یہ کوئی بات نہ تھی۔ آپ سب کچھ سمجھتے تھے مگر وہی جو مین عرض کر چکا ہون اختلال حواس کے باعث سے بہت ایسی باتین آپ کے زبان و قلم سے نکل جاتی ہین جنکا اس وقت آپ کو حس نہین ہوتا۔

براہ عنایت اسقدر ضرور خیال رہے کہ پولیس کو یہ نہ لکھ بھیجیے گا کہ اندیشہ نقض امن کا ہے۔ یا یہ کہ یہ لوگ بہ نیت فساد میرے گھر پر آ گئے ہین۔ ورنہ یاد رکھیے کہ آپ کی عاجزی اور زیادہ مشہور ہو جائے گی۔

اختلال دوازدہم یہ کلیہ آپنے خوب پیدا کیا کہ مجرم کے بیان کے خلاف جو بات اسکی جرح سے ثابت ہو اُسپر التفات نہ کیا جائے۔ یہ کلیہ میرے کلام سے مستنبط

نہین ہوسکتا - آپ کے اختلال جو اس کا تراشیدہ ہی - مجرم وہ ہی جسکا مرتکب جرم ہونا بہ یقین یا بظن غالب ثابت ہوچکا ہو - جب ایک بات بہ یقین یا بہ ظن غالب ثابت ہوجاتی ہی تو دوسری باتون کو اُسپر محمول کیا جاتا ہی - اور اگر دونون متخالف باتین ثبوت مین ایک درجہ رکھتی ہون تو تناقض کا حکم لگایا جاے گا - دو باتون مین سے ایک بات کو بھی ثابت نہ کہا جائیگا - لہذا آپ پر لازم تھا کہ اولاً میرے کلام کلام سے روایات تحریف کے وجود کا اعتراف ثابت کردیتے پھر اگر میرے کسی دوسرے کلام مین انکار بھی ہوتا تو آپ کے لیے مضر نہ ہوتا - مگر افسوس ہی کہ آپ نے کسی ظنی دلیل سے بھی میرا اعتراف ثابت نہ کیا جیسا کہ اختلال سیزدہم مین واضح ہوگا -

اختلال سیزدہم - جس امر کو آپ بدیہی کہہ رہے ہین اُسکو کوئی عاقل نظری بھی نہ کہے گا - اب بتائیے آپکی اس تحریر کو اختلال خواس پر محمول نہ کیا جائے تو کیا کیا جائے میرے جس کلام سے آپ وجود روایات تحریف کا اعتراف مستنبط کرتے ہین اور اُسکو بدیہی کہتے ہین وہ کلام یہ ہی کہ "روایتین اگر ہزار بھی ہون" کیا آپ اتنا بھی نہین سمجھتے کہ یہ قضیہ شرطیہ ہی - اور قضیہ شرطیہ کے مقدم کی فعلیت تو بڑی چیز ہی اسکا امکان بھی حکما کی ایک جماعت عظیمہ کے نزدیک ضروری نہین ہی - اور یہی حق ہی -

شاید آپ قضیہ شرطیہ اور اُسکا مقدم اور فعلیت و امکان کو نہ سمجھین - لہذا اور واضح کرتا ہون خدا کرے آپ سمجھ جائین -

سنیئے - جو مضمون بطور شرط و جزا کے بیان کیا جاتا ہی اُس مین شرط کا وجود ضروری نہین - بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہی کہ شرط محال ہوتی ہی - اسکی مثالین ہزارہا کلام الٰہی مین موجود ہین - قولہ تعالیٰ - لئن اشرکت لیحبطن عملک یعنی اے نبی اگر تم شرک کروگے تو تمھارے عمل حبط ہوجائین گے "

اب فرمائیے - آپ تو کہہ دیجیے گا کہ اس آیت مین نبی کے مشرک ہونے کا اعتراف کیا گیا ہی (معاذ اللہ) مگر اہل عقل صاف کہہ دینگے کہ یہ جملہ شرطیہ ہی - اور شرط کا وجود کہین محال بھی ہوتا ہی - یہان ایسا ہی ہی

اور مثالین لیجیے - قولہ تعالیٰ - لئن اتبعت اہوائہم من بعد ما جاءک من العلم انک اذا لمن الظالمین یعنی اے نبی اگر تم یہود و نصاریٰ کی خواہشون کی پیروی کروگے بعد اسکے کہ تمھارے پاس علم آچکا تو یقیناً تم ظالمون مین سے ہوجاؤگے - فرمائیے - کیا کہہ دیجیے گا کہ اس آیت مین اعتراف کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہود و نصاریٰ کے خواہشون کے پیرو تھے ؟"

اور سنیے - قولہ تعالیٰ - وان کنت فی شک مما انزلنا

الیک فاسئل الذین یقرؤن الکتاب من قبلک۔ یعنی اے نبی اگر آپ کو اس چیز مین کچھ شک ہو جو ہمنے آپ کی طرف نازل کی ہی تو آپ اُنسے پوچھ لیجیے جو آپ سے پہلے کی کتاب پڑھتے ہین۔

کیون صاحب! آپ تو جلدی سے کہدینگے کہ اس آیت مین اعتراف کیا گیا ہی کہ (معاذ اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نبی ہونے اور قرآن کے کلام الٰہی ہونے مین شک تھا۔

ذرا ہوش و حواس سے کام لیجیے۔ آج تک دنیا مین کسی نے جملہ شرطیہ کے قائل کی طرف شرط کے وجود کا اعتراف منسوب نہ کیا ہوگا۔

قرآن شریف پر بھی کچھ موقوف نہین ہر کلام مین اسکے نظائر بکثرت ملین گے۔ خود کتب مناظرہ مین علمای شیعہ نے اس قسم کے بہت سے جملہ شرطیہ استعمال کیے ہین۔ مگر آج تک کسی نے اُنکا یہ مطلب سمجھا جو ایڈیٹر اصلاح نے سمجھا۔ خدا کے لیے انصاف کرو اور ایڈیٹر اصلاح کی اس بینظیر عقل و فہم کی داد دو۔

ایڈیٹر اصلاح اپنے دل مین خوش ہونگے کہ مین نے کچھ نچھ لکھ لکھا کر اپنے اوپر سے کذب و افترا کا الزام ہٹا دیا۔ مگر اہل نظر کے نزدیک اُنکی افترا پردازی زیادہ واضح ہوگئی۔ اب کسی سفیہ کو بھی اسمین شک نہین ہو سکتا کہ ایڈیٹر اصلاح نے دیدہ و دانستہ مجھپر افترا کیا تھا کہ مین کتب اہل سنت مین روایات تحریف قرآن کے وجود کا قائل ہون۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ اصلاح کی تحریرات نے اصلاح کو اس درجہ نا قابل التفات بنا دیا ہی کہ اب بالکل میری نظر سے نہین گزرتا۔ مجھے اُنکی اس افترا پردازی کی بھی خبر نہ ہوگی۔ مگر بد قسمتی سے اُنکی اس افترا پردازی کی اطلاع ہوگئی اور مین نے اُن سے مطالبہ کیا کہ میری وہ عبارت دکھاؤ جسمین مین نے یہ اعتراف کیا ہی۔ بیچارہ عبارت کہان سے پاتا۔ یہ جملہ شرطیہ نقل کر دیا کہ "روایتین اگر ہزار بھی ہون"

ایڈیٹر اصلاح کی یہ پہلی کارروائی نہین ہی۔ بلکہ اس سے پہلے اس قسم کی صدہا کارروائیان کر چکے ہین اور النجم مین دکھائی جا چکین ہین۔

کیا شیعون مین کوئی ایسا نہین ہی جو ایڈیٹر اصلاح کی ان قابل شرم حرکات کو محسوس کرے اور ایسی صاف و صریح بے شرمی کی باتون سے جنکا اثر بد اُنکے مذہب پر پڑ رہا ہی ایڈیٹر اصلاح کو روکے۔

اصل بات وہی ہی۔ جو مین بارہا عرض کر چکا ہون کہ یہ لوگ خود اپنے مذہب کے باطل ہونے کا یقین رکھتے ہین۔ اسی واسطے ایسی ایسی کارروائیان اُنسے صادر ہوتی رہتی ہین (نعوذ باللہ منہا)۔

"ایڈیٹر"

طعمہ وتنکسر ملوحتہ ومرارتہ وان لم یبلغ حدا یسلبہ اسم الماء بالاطلاق لان النبیذ فی اللغۃ ہو ما ینبذ فیہ الشئ ای الماء اذ اطرح فیہ قلیل تمر یسمی نبیذا والذی یدل علی ہذا التاویل ما اخبرنا بہ الشیخ رہ عن ابی القسم جعفر بن محمد بن قولویہ عن محمد بن یعقوب

عن الحسین بن محمد عن معلی
بن محمد وعدۃ من اصحابہ
عن سہل بن زیاد جمیعا
عن محمد بن علی الہمدانی
عن علی بن عبد اللہ الحناط
عن سماعۃ بن مہران عن
الکلبی النسابۃ انہ سال ابا
عبد اللہ علیہ السلام عن
النبیذ فقال حلال انا نبذہ
فنطرح فیہ العکر وما سوی
ذلک قال شہ شہ تلک الخمرۃ المنتنۃ
قال قلت جعلت فداک
فای نبیذ تعنی قال
ان اہل المدینۃ شکوا الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ تغیر الماء وفساد طبائعہم
فامرہم ان ینبذوا فکان

کان الرجل یامر خادمہ ان ینبذ لہ فیعمد الی کف من تمر فیقذفہ فی الشن فمنہ شربہ ومنہ طہورہ فقلت فکم کان عدد التمر الذی فی الکف فقال ما حمل الکف قلت واحدۃ او اثنتین فقال ربما کانت واحدۃ وربما کانت اثنتین فقلت کم

تاکہ اُسکا مزا درست ہو جائے اور شوریت اور تلخی اسکی دفع ہو جائے اگرچہ وہ
اس مقدار مین نہ ہون کہ پانی کا نام اس سے دور ہو جائے کیونکہ نبیذ لغت مین
اُس چیز کو کہتے ہین جسمین کوئی چیز ڈالیجائے پانی مین جب تھوڑے چھوہارے بھی
ڈالدیے جائین تو اُسکو نبیذ کہتے ہین۔ اس تاویل کی تائید اس روایت سے بھی
ہوتی ہی جو ہمسے شیخ رحمہ اللہ نے ابو القاسم یعنی جعفر بن محمد بن قولویہ سے اُنھون نے محمد بن یعقوب
سے اُنھون نے حسین بن محمد سے اُنھون نے معلی بن محمد سے اور ہمارے دوسرے چند
اصحاب سے اُنھون نے سہل بن زیاد سے ان سب نے محمد بن علی ہمدانی سے اُنھون نے علی بن عبد اللہ
حناط سے اُنھون نے سماعہ بن مہران سے اُنھون نے کلبی نسابہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ اُنھون نے
ابو عبد اللہ علیہ السلام سے نبیذ کی بابت پوچھا امام نے فرمایا حلال ہی۔ کلبی نے کہا کہ ہم نبیذ بناتے
ہین تو اُسمین روغن زیتون کی تلچھٹ وغیرہ ڈالتے ہین۔ امام نے فرمایا شہ شہ یہ تو بودار شراب
ہوگئی کلبی کہتے ہین مین نے عرض کیا کہ مین آپ پر فدا ہو جاؤن آپ کس نبیذ کو حلال کہتے ہین امام نے
فرمایا کہ ایک مرتبہ اہل مدینہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے پانی کے بدمزہ ہونے اور ناموافق
مزاج ہونیکی شکایت کی تو حضرت نے اُنکو حکم دیا کہ نبیذ بنا لی جائے پس لوگ اپنے خادمونکو
حکم دیتے تھے کہ نبیذ بنا دیا کرین تو وہ لوگ یہ کرتے تھے کہ ایک مٹھی چھوہارے ایک
مشک مین ڈال دیتے تھے۔ اُسی سے وہ پیتے تھے اُسی سے طہارت کرتے تھے
مین نے پوچھا کہ مٹھی بھر چھوہارے گنتی مین کسقدر ہوتے تھے امام نے فرمایا جسقدر مٹھی
مین آ گئے مین نے کہا ایک یا دو؟ امام نے فرمایا کبھی ایک کبھی دو۔ مین نے کہا

كان يسع الشن فقال ما بين الاربعين الى الثمانين الى فوق ذلك فقلت باى ارطال قال ارطال مكيال العراق

باب استعمال فضل وضوء الحائض والجنب و سورهما ـ اخبرنی احمد بن عبدون عن علی بن محمد بن الزبير عن علی بن الحسن بن فضال عن ايوب بن نوح عن محمد بن ابی حمزة عن علی بن يقطين عن ابی الحسن عليه السلام فی الرجل يتوضأ بفضل الحائض قال اذا كانت مامونة فلا باس و بهذا الاسناد عن علی بن الحسن عن عبد الرحمن بن ابی نجران عن صفوان بن يحيی عن عيص بن القسم قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن سور الحائض قال توضأ منه و توضأ من سور الجنب اذا كانت مامونة و تغسل يديها قبل ان تدخلهما الاناء و قد كان رسول الله صلی الله عليه و آله يغتسل هو و عائشة فی اناء واحد و يغتسلان جميعا فاما ما رواه علی بن الحسن عن ايوب بن نوح عن صفوان بن يحيی عن منصور بن حازم عن عنبسة بن مصعب عن ابی عبد الله عليه السلام قال سور الحائض يشرب منه ولا توضأ و غيره

مشک میں پانی کس قدر آتا تھا؟ امام نے فرمایا چالیس و اسی (رطل) کے درمیان میں کبھی اس سے کچھ زیادہ میں نے پوچھا کس رطل کے حساب سے امام نے فرمایا رطل عراقی کے حساب سے

باب ۔ حائض اور جنب کے استعمال سے بچے ہوئے اور انکے جھوٹے پانی کے استعمال کا بیان ۔

مجھ سے احمد بن عبدون نے علی بن محمد بن زبیر سے انھوں نے علی بن حسن بن فضال سے انھوں نے ایوب بن نوح سے انھوں نے محمد بن ابی حمزہ سے انھوں نے علی بن یقطین سے انھوں نے ابو الحسن علیہ السلام سے اس شخص کا مسئلہ پوچھا جو حائض کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے امام نے فرمایا اگر وہ حائضہ قابل اطمینان ہو تو کچھ حرج نہیں ۔ اور اسی سند کے ساتھ علی بن حسن سے انھوں نے عبدالرحمن ابن ابی نجران سے انھوں نے صفوان بن یحیی سے انھوں نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے حائضہ عورت کے جھوٹے کی بابت پوچھا تو امام نے فرمایا کہ اس سے وضو کرلو اور جنب کے جھوٹے سے بھی وضو کرلو بشرطیکہ وہ عورت قابل اطمینان ہو اور اپنے ہاتھ برتن میں ڈالنے سے پہلے دھو ڈالتی ہو ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور عائشہ ایک برتن سے ساتھ ہی غسل کرتے تھے ۔

مگر وہ روایت جو علی بن حسن نے ایوب بن نوح سے انھوں نے صفوان بن یحیی سے انھوں نے منصور بن حازم سے انھوں نے عنبسہ بن مصعب سے انھوں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ حائض کا جھوٹا پیا جا سکتا ہے مگر اس سے وضو نہیں کیا جا سکتا

عن معاویۃ بن حکیم عن عبداللہ بن المغیرۃ عن الحسن بن ابی العلاء عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی الحائض یشرب من
ولا یتوضأ منہ عنہ عن علی بن اسباط عن عمہ یعقوب بن سالم الاحمر عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سالتہ
ھل تیوضأ من فضل وضوء
الحائض قال لا فالوجہ فی
ہذہ الاخبار ما فصل فی الاخبار
الاولۃ وہو انہ اذا لم تکن الرأۃ
مامونۃ فانہ لا یجوز التوضی
بسورہا ویجوز ان یکون المراد
بہا ضرباً من الاستحباب
والذی یدل علی ذلک
ما اخبرنی بہ احمد بن عبدون
عن علی بن محمد بن الزبیر
عن علی بن الحسن بن فضال
عن العباس بن عامر عن حجاج
الخشاب عن ابی ہلال قال
قال ابو عبداللہ علیہ السلام
المرأۃ الطامث اشرب
من فضل شرابہا ولا احب
ان اتوضأ منہ

نیز علی بن حسین سے مروی ہی اُنھون نے معاویہ بن حکیم سے اُنھون نے عبداللہ بن مغیرہ
سے اُنھون نے حسن بن ابی العلا سے اُنھون نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے حائضہ کی
بابت روایت کی ہی کہ اُسکا جھوٹا پانی پیا جاسکتا ہی مگر اس سے وضو نہین کیا جا سکتا
نیز علی بن حسین سے مروی ہی وہ علی بن اسباط سے وہ اپنے چچا یعقوب بن سالم
احمر سے وہ ابو بصیر سے وہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ مین نے
اُن سے پوچھا کہ کیا حائضہ کے وضو سے بچے ہوے پانی سے وضو کیا جاسکتا ہی
امام نے فرمایا نہین - پس مطلب ان حدیثون کا وہی ہی جو گذشتہ روایات مین بیان
ہوا وہ یہ کہ جب عورت محتاط نہو تو اُسکے جھوٹے سے وضو جائز نہین اور یہ بھی ممکن ہی کہ ایک
قسم کا استحباب مراد ہو - اسکی تائید اس روایت سے ہوتی ہی جو مجھسے احمد بن عبدون نے
علی بن محمد بن زبیر سے اُنھون نے علی بن حسن بن فضال سے اُنھون نے عباس بن
عامر سے اُنھون نے حجاج خشاب سے اُنھون نے ابو ہلال سے روایت کر کے خبر دی
کہ وہ کہتے تھے امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حائضہ عورت کے جھوٹے پانی کو پی
سکتے ہو مگر اُس سے وضو کرنا مجھے پسند نہین -

باب - کافرون کے جھوٹے پانی کا استعمال کرنا

مجھے شیخ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے جعفر بن محمد بن قولویہ محمد بن یعقوب کلینی سے
اُنھون نے علی بن ابراہیم سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے عبداللہ بن مغیرہ سے
اُنھون نے سعید اعرج سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مین نے ابو عبداللہ سے یہودی اور نصرانی کے جھوٹے کی

باب استعمال اسآر الکفار اخبرنی الشیخ رح قال اخبرنی جعفر بن محمد بن قولویہ عن محمد بن یعقوب عن علی بن ابراہیم
عن ابیہ عن عبداللہ بن المغیرۃ عن سعید الاعرج قال سألت ابا عبداللہ علیہ السلام عن سور الیہودی و النصرانی

فقال لا وبهذا الاسناد عن محمد بن يعقوب عن احمد بن ادريس عن محمد بن احمد بن يحيي عن ايوب بن نوح عن الوشاء عمن ذكره عن ابي عبد الله عليه السلام انه كره سور ولد الزنا واليهودي والنصراني والمشرك وكل من خالف الاسلام وكان اشد ذلك عنده سور الناصب فاما مارواه سعد بن عبد الله عن احمد بن الحسن بن علي بن فضال عن عمرو بن سعيد المدائني عن مصدق بن صدقة عن عمار بن موسى الساباطي عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الرجل هل يتوضأ من كوز او اناء غيره اذا شرب فيه على انه يهودي فقال نعم فقلت من ذلك الماء الذي يشرب منه قال نعم فالوجه في هذا الخبران نحمله على من يظن انه كافر ولا يعرف على التحقيق فانه لا يحكم بالنجاسة الا مع العلم بحاله ولا يعمل فيه على غلبة الظن او يحمل على من كان يهوديا

یا بابت پوچھا تو اُنھون نے فرمایا کہ (پاک) نہین۔ اور اسی سند کے ساتھ محمد بن یعقوب سے مروی ہی وہ احمد بن ادریس سے وہ محمد بن احمد بن یحیی سے وہ ایوب بن نوح سے وہ وشا سے وہ ایک ور شخص سے جس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی نقل کرتے ہین کہ اُنھون نے ولد الزنا اور یہودی اور نصرانی اور مشرک اور تمام مخالفین اسلام کے جھوٹے کو مکروہ فرمایا اور ناصبی کا اُنکے نزدیک سب سے زیادہ سخت ہی مگر جو حدیث سعد بن عبداللہ نے احمد بن حسن بن علی بن فضال سے اُنھون نے عمرو بن سعید مدائنی سے اُنھون نے مصدق بن صدقہ سے اُنھون نے عمار بن موسی ساباطی سے انھون نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہی ساباطی کہتے ہین مین نے امام ممدوح سے پوچھا کہ کوئی شخص دوسرے کے برتن سے وضو کرے بعد اسکے کہ اس دوسرے نے اسکو پیا ہو اور وہ یہودی ہو امام نے فرمایا ہان (جائز ہی) مین نے کہا اُسی پانی سے جسکو یہودی نے پیا؟ امام نے فرمایا ہان۔ پس تاویل اس حدیث کی یہ ہی کہ ہم اسکو اس صورت پر محمول کرین جبکہ اس شخص کے یہودی ہونیکا یقین نہ ہو بلکہ گمان ہی گمان ہو کیونکہ نجاست کا حکم بغیر اسکے کہ اسکی حالت یقین کے ساتھ معلوم ہو نہین لگایا جاسکتا اور غالب گمان پر اس بارہ مین عمل نہین کیا جاسکتا یا یہ مطلب ہی کہ وہ پہلے یہودی تھا بعد اسکے مسلمان ہو گیا ایسی حالت مین اُسکے جھوٹے کا استعمال کچھ مضائقہ نہین کیونکہ نجاست اُسکی زائل ہو چکی۔

باب۔ اُس پانی کا حکم جس مین کُتّے نے منہ ڈالا ہو

مجھے شیخ رحمۃ اللہ نے احمد بن محمد سے اُنھون نے اپنے والد سے انھون نے حسین بن حسن بن ابان سے اُنھون نے حسین بن سعید سے اُنھون نے حماد سے اُنھون نے حریز سے انھون نے محمد بن مسلم سے

فاسلم فانه لا بأس باستعمال سوره ويكون حكم النجاسة زائلا عنه باب حكم الماء اذا ولغ فيه الكلب - اخبرني الشيخ رحمه الله عن احمد بن محمد عن ابيه عن الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن حماد عن حريز عن محمد بن مسلم عن

ابی عبداللہ علیہ السلام قال سألتہ عن الکلب یشرب من الاناء قال اغسل الاناء وعن السنور قال لا باس ان یتوضأ من فضلہا انما
ہی من السباع وبہذا الاسناد
عن حماد عن حریز عن الفضل
ابی العباس قال سألت ابا
عبداللہ علیہ السلام عن فضل
الہرة والشاة والبقرة والابل
والحمار والخیل والبغال والوحش
والسباع فلم اترک شیئا الا
وسألتہ عنہ فقال لا باس بہ
حتی انتہیت الی الکلب فقال
رجس نجس لا یتوضأ بفضلہ
واصبب ذلک الماء واغسلہ
بالتراب اول مرة ثم بالماء
واخبرنی الشیخ رحمہ اللہ عن ابی
القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ
عن ابیہ عن سعد بن عبداللہ
عن احمد بن محمد عن ایوب
بن نوح عن صفوان عن
معاویة بن شریح قال سأل
عذافر ابا عبداللہ علیہ السلام
وانا عندہ عن سؤر السنور والشاة والبقرة والبعیر والحمار والفرس والبغال والسباع یشرب منہ او یتوضأ منہ فقال نعم اشرب

ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کر کے خبر دی۔ محمد بن مسلم کہتے تھے میں نے امام
ممدوح سے پوچھا کہ کتا اگر برتن میں پانی پی جائے (تو کیا کیا جائے؟) امام نے
فرمایا کہ برتن کو دھو ڈالو۔ اور بلی کی بابت جو میں نے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ کچھ
حرج نہیں اگر اسکے جھوٹے پانی سے وضو کیا جائے۔ بلی کا شمار درندوں میں ہے۔
اور اسی سند کے ساتھ حماد سے مروی ہے وہ حریز سے وہ فضل یعنی ابو العباس سے
روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے بلی اور بکری
اور گائے اور اونٹ اور گدھے اور گھوڑے اور خچر اور وحش اور درندوں کے
جھوٹے کی بابت پوچھا کوئی چیز میں نے چھوڑی نہیں۔ امام فرماتے رہے کہ کچھ
حرج نہیں۔ یہانتک کہ میں نے کتے کی بابت پوچھا تو امام نے فرمایا کہ نجس ہے ناپاک
ہے اسکے جھوٹے سے وضو نکرنا چاہیے اس پانی کو پھینک دینا چاہیے اور برتن کو
پہلے مٹی سے مانجھ کر پھر پانی سے دھووانا چاہیے۔ اور مجھے شیخ رحمہ اللہ نے
ابو القاسم یعنی جعفر بن محمد بن قولویہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سعد
بن عبداللہ سے انھوں نے احمد بن محمد سے انھوں نے ایوب بن نوح سے انھوں
نے صفوان سے انھوں نے معاویہ بن شریح سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ
عذافر نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اور اسوقت میں بھی موجود تھا کہ بلی اور
بکری اور گائے اور اونٹ اور گدھے اور گھوڑے اور خچر اور درندوں کا جھوٹا پانی
کیسا ہے۔ کیا وہ پیا جائے یا اس سے وضو کیا جائے؟ امام نے فرمایا ہاں مگر یہ۔

۵۷ ان روایات سے معلوم ہوا کہ سب جانوروں کا جھوٹا ایک حکم میں ہے حالانکہ جن جانوروں کا
گوشت حلال ہے اور جنکا حرام ہے انمیں باہم کچھ امتیاز ہونا چاہیے تھا ۱۲

اشرب منہ وتتوضأ قال قلت لہ الکلب قال لا قلت الیس ہو سبع قال لا واللہ انہ نجس لا واللہ انہ نجس سعد بن عبداللہ عن احمد بن الحسن بن علی بن فضال عن عبداللہ بن بکیر عن معاویۃ بن میسرۃ عن ابی عبداللہ علیہ السلام مثلہ فاما ما رواہ الحسین بن سعید عن ابن سنان عن ابن مسکان عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سألتہ عن الوضوء مما ولغ الکلب فیہ والسنور او شرب منہ جمل او دابۃ او غیر ذلک أیتوضأ منہ او یغتسل قال نعم الا ان تجد غیرہ فتنزہ عنہ فلیس ہذا الخبر منافیا للاخبار الاولۃ لان الوجہ فی ہذا الخبر ان نحملہ علی انہ اذا کان الماء کرا او اکثر منہ والذی یدل علی ذلک ما اخبرنی بہ الشیخ رحمہ اللہ عن ابی القاسم جعفر بن محمد عن ابیہ عن سعد بن عبداللہ عن ابی جعفر احمد بن محمد عن عثمان بن عیسی عن سماعۃ بن مہران عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام

اور اُس سے وضو کرو۔ معاویہ بن شریح کہتے ہیں کہ میں نے امام سے پوچھا کتے کا یہی حکم ہے؟ امام نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کیا وہ درندہ نہیں ہے امام نے فرمایا نہیں واللہ وہ نجس ہے نہیں واللہ وہ نجس ہے۔

نیز سعد بن عبداللہ نے احمد بن حسن بن علی بن فضال سے اُنھوں نے عبداللہ ابن بکیر سے اُنھوں نے معاویہ بن میسرہ سے اُنھوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ مگر وہ روایت جو حسین بن سعید نے ابن سنان سے اُنھوں نے ابن مسکان سے اُنھوں نے ابو عبداللہ علیہ السّلام سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ابو عبداللہ علیہ السّلام سے پوچھا کہ اُس پانی سے وضو کرنا کیسا ہے جس میں کتے اور بلی نے منہ ڈالا ہو۔ یا اونٹ نے یا کسی دوسرے جانور وغیرہ نے اُس سے پیا ہو۔ آیا اُس سے وضو یا غسل کیا جا سکتا ہے؟ امام نے فرمایا۔ ہاں مگر یہ کہ دوسرا پانی مل سکے تو اس سے پرہیز کرو **پس** اس حدیث میں کوئی بات منافی پہلی روایتوں کے نہیں ہے[له] کیونکہ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ ہم اُسکو اس صورت پر محمول کرینگے جبکہ پانی ایک کُر یا اُس سے زیادہ ہو۔ اور اس بات کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو مجھ سے شیخ نے ابو القاسم یعنی جعفر بن محمد سے اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے سعد بن عبداللہ سے اُنھوں نے ابو جعفر یعنی احمد بن محمد سے اُنھوں نے عثمان بن عیسی سے اُنھوں نے سماعہ بن مہران سے اُنھوں نے ابو بصیر سے اُنھوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرکے بیان کیا۔

له یقیناً منافی ہے۔ جو مطلب مصنف صاحب بیان کرتے ہیں وہ کسیطرح مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر بڑا حوض مراد لیا جائے تو اُس کا پانی پاک ہوگا۔ پھر دوسرے پانی کے نہ مل سکنے کی شرط لغو ہو جائے گی۔ نیز تائید کی روایت بھی اس مقام پر مفید نہیں بوجہ اسکے کہ اُس میں دوسرا پانی نہ مل سکنے کی شرط نہیں ہے۔

قال ليس بفضل السنور باس ان يتوضأ منه ويشرب منه ولا يشرب سور الكلب الا ان يكون حوضا كبيرا يستقى منه وبهذا الاسناد عن احمد بن محمد عن علي بن الحكم عن ابي ايوب الخزاز عن محمد بن مسلم قال سالته عن الماء تبول فيه الدواب وتلغ فيه الكلاب ويغتسل فيه الجنب قال اذا كان قدر كر لم ينجسه شئ

کہ اُنھوں نے فرمایا کہ بلی کے جھوٹے پانی سے کچھ حرج نہین اگر وضو کیا جائے یا اُسکو پیا جائے مگر کتے کا جھوٹا نہ پیا جائے بغیر اس صورت کے کہ ایک بڑا حوض ہو جس سے آبپاشی ہو سکے ۔ اور اسی سند کے ساتھ احمد بن محمد سے مروی ہی اُنھون نے علی بن حکم سے انھون نے ابو ایوب خراز سے اُنھون نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے امام سے پوچھا کہ پانی مین جانور پیشاب کردین اور کُتے مُنہ ڈالین اور جنب اُسمین غسل کرین (تو وہ پانی کیسا) امام نے فرمایا جب پانی بقدر ایک کُر کے ہو تو اُس کو کوئی چیز نجس نہین کرسکتی

باب الماء القليل يحصل فيه شئ من النجاسة

باب ۔ قلیل پانی مین اگر کوئی نجاست ملجائے

اخبرني ابو الحسين بن ابي جيد القمي عن محمد بن الحسن بن الوليد عن الصفار عن احمد بن محمد والحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن ابن سنان عن ابن مسكان عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال سالته عن الجنب يجعل الركوة او التور فيدخل اصبعه فيه قال ان كانت يده قذرة فاهرقه وان كان لم يصبها قذر فليغتسل منه هذا مما قال الله تعالى ما جعل عليكم في الدين من حرج وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن اخيه الحسن عن زرعة عن سماعة عن ابي عبد الله

مجھے ابو الحسین بن ابی جید القمی نے محمد بن حسن بن ولید نے صفار سے اُنھون نے احمد بن محمد اور حسین بن حسن بن ابان سے اُنھون نے حسین بن سعید سے اُنھون نے ابن سنان سے اُنھون نے ابن مسکان سے اُنھون نے ابو بصیر سے اُنھون نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مین نے امام ممدوح سے پوچھا کہ جُنب نے ایک ڈول یا طشت (اپنے نہانے کیلیے) رکھا۔ پھر اُسمین اپنی اُنگلی ڈالدی تو (آیا وہ پانی پاک ہا یا نہین) امام نے فرمایا اگر اُسکی اُنگلی نجس ہو تو اُس پانی کو پھینکدو اور اگر اُسکی اُنگلی پر کسی قسم کی نجاست نہ ہو تو اُس سے غسل کرے یہ مسئلہ اُسی قبیلہ سے ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا ما جعل علیکم فی الدین من حرج[1] ۔ اور اسی سند کے ساتھ حسین بن سعید سے مروی ہی وہ اپنے بھائی حسن سے وہ زرعہ سے وہ سماعہ سے وہ ابو عبد اللہ

[1] ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ اللہ نے تمھارے اوپر دین مین کچھ تنگی نہین رکھی مطلب یہ ہوا کہ اگر یہ صورت جائز نہ ہوتی تو دین مین تنگی ہوجاتی ۱۲

عليه السلام قال اذا اصابت الرجل جنابة فادخل يده في الاناء فلا باس ان لم يكن اصاب يده شيء من المني - واخبرني الشيخ رحمه الله

عن ابي القسم جعفر بن محمد عن محمد
بن يعقوب عن محمد بن يحيي عن
احمد بن محمد عن عثمان بن عيسى
عن سماعة قال سألت ابا عبد الله
عليه السلام عن جرة وجد فيه
الخنفساء قد ماتت قال القه
وتوضأ منه وان كان عقربا فارق
الماء وتوضأ من ماء غيره وعن
رجل معه اناءان فيهما ماء وقع
في احدهما قذر لا يدري ايهما هو
وليس يقدر على ماء غيره قال
يهريقهما ويتيمم محمد بن احمد بن يحيي
عن العمركي عن علي بن جعفر عن
اخيه موسى بن جعفر عليه السلام
قال سألته عن الدجاجة والحمامة
واشباهها تطأ العذرة
ثم تدخل في الماء يتوضأ منه للصلوة
قال لا الا ان يكون الماء كثيرا
قدر كر من ماء فاما رواه الحسين

بن سعيد عن القاسم بن محمد عن علي بن ابي حمزة قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الماء الساكن يكون فيه الجيفة فيستنجي

علیہ السّلام سے روایت کرتے ہین کہ اُنھون نے فرمایا جب آدمی کو جنابت ہوجائے
پھر وہ اپنا ہاتھ برتن مین ڈالدے تو کچھ حرج نہین بشرطیکہ اُسکے ہاتھ مین کچھ منی
لگی ہو - اور مجھے شیخ رحمۃ اللہ ابو القاسم یعنی جعفر بن محمد سے اُنھون نے محمد بن
یعقوب (کلینی) سے اُنھون نے محمد بن یحیی سے اُنھون نے احمد بن محمد سے اُنھون نے
عثمان بن عیسی سے اُنھون نے سماعہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین نے ابو
عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک گھڑے مین خُنفُسا[ا] مری ہوئی نکلی امام نے فرمایا
اُسکو نکالڈالو اور پانی سے وضو کرو اور اگر بچھو مرا ہوا نکلے تو پانی پھیکدو اور دوسرے
پانی سے وضو کرو - اور پوچھا گیا کہ کسی کے پاس دو برتن ہون دونون مین پانی
ہو ایک مین نجاست پڑجائے اور یہ نہ معلوم ہو کہ کونسا برتن ہے (جسمین نجاست پڑی)
اور کوئی دوسرا پانی مل نہین سکتا - امام نے فرمایا اُن دونون کا پانی پھیکدے اور
تیمم کرلے - محمد بن احمد بن یحیی نے عمرکی سے اُنھون نے علی بن جعفر سے اُنھون نے
اپنے بھائی موسی بن جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے - وہ کہتے تھے مین نے امام
ممدوح سے پوچھا کہ مرغی اور کبوتر یا انکے مثل کوئی جانور ناپاکی کے اوپر چلے بعد اسکے
پانی مین گرجائے تو آیا اُس پانی سے نماز کا وضو کیا جاسکتا ہے؟ امام نے فرمایا نہین
مگر یہ کہ پانی زیادہ ہو - یعنی بقدر ایک کُر کے - لیکن جو روایت حسین بن سعید نے
قاسم بن محمد سے اُنھون نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نے
ابو عبداللہ علیہ السلام سے ٹھیرے ہوے پانی کی بابت پوچھا کہ اُسمین مردار گرجائے
تو کیا اُس سے استنجا درست ہے؟

[ا] خنفسا ایک کیڑا ہے بدبودار سیاہ - بچھو کا نیش اُسپر اثر نہین کرتا -

رسائل ستہ شرعیہ مفیدہ

مصنفہ

حضرت مولٰنا السیّد محمد عین القضاۃ صاحب دام فیضہ

خیر النواہی عن ارتکاب الملاہی

یہ رسالہ مسئلہ غناء کے متعلق ہے ایک استفتی کا جواب ہے عبارت نہایت صاف و سلیس اردو ہے حرمت غنا کو براہین قطعیہ سے ثابت کیا ہے اور آیہ کریمہ لہو الحدیث میں اسکا داخل ہونا بالکل واضح کر دیا ہے قیمت ۱ر

الاغناء فی تحریم الغناء

یہ رسالہ بھی مسئلہ غناء کے متعلق ہے آیہ کریمہ قرآنیہ سے حرمت غناء کا قطعی ثبوت دیکھنے کے قابل ہے اصولیانہ طرز استدلال جو اس رسالہ میں ہے شاید اہل علم کے مزید لطف کا باعث ہوگا زبان اردو قیمت ۱ر

التحقیق المجتبیٰ فی غیب المصطفیٰ

عربی زبان میں ایک استفتی کا جواب ہے مستفتی نے پوچھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم الغیب کہنا کسی طرح جائز ہے یا نہیں حضرت ممدوح نے دلائل شرعیہ سے اسکا عدم جواز ثابت فرمایا ہے قابل دید ہے قیمت ۱ر

ابراز المکنون فی مبحث العلم بما کان و ما یکون

اس رسالہ میں حضرت ممدوح نے محققانہ اور اصولیانہ طریقہ سے اس عقیدۂ فاسدہ کی تردید کی ہے کہ حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ما کان و ما یکون کا علم حاصل تھا مخالفین کے خیالات کا ابطال بے نظیر ہے۔ زبان عربی قیمت ۲ر

البیان الصائب فی تفسیر علم الغائب

یہ رسالہ بھی مسئلہ علم غیب کے متعلق ہے علم غیب کے معنی کی تحقیق فی الواقع قابل دید ہے اس معنی کو دیکھکر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ علم غیب ذات پاک باری تعالیٰ کے مختصات سے ہے۔ زبان عربی قیمت ۱۰ر

ازاحۃ العیب عن مبحث علم الغیب

یہ رسالہ مسئلہ علم غیب میں تمام رسائل سابقہ کے بعد حضرت مصنف ممدوح نے مکہ مکرمہ میں تحریر فرمایا اور علمائے حرمین شریفین نے اسکو بہت پسند کیا۔ اصل رسالہ عربی زبان میں ہے اردو ترجمہ کے ساتھ چھپا ہے قیمت ۱ر

محصول ڈاک و غلیس پیلو ہر حال میں ذمہ خریدار ہوگا۔

یہ چھ رسالے حضرت مولنا ممدوح کے ہیں جو متنازع فیہ اور معرکۃ الآرا مسائل کے متعلق ہیں جنکی بابت آجکل بہت شغب ہے ان رسائل میں ان مسائل کا ایسا قطعی فیصلہ کر دیا گیا ہے اور ایسے دلائل شافیہ سے حق کی حقیقت اور باطل کا بطلان ظاہر کیا گیا ہے کہ چون و چرا کی گنجائش باقی نہیں رہی ہے شائقین اکثر ان رسائل کی تلاش کرتے تھے اور ناکام رہتے تھے اس ناچیز نے کوشش کر کے ان سب رسائل کو یکجا کیا ہے اور قیمت بغرض تعمیم نفع بہت قلیل رکھی ہے جو صاحب یکمشت سب رسائل خرید فرمائیں گے ان سے بجائے (۱۲ر) کے (۱۰ر) لیے جائیں گے۔

مشتہر حکیم سید حافظ احمد و سید خلیل احمد محلہ کٹڑہ حیدر حسین خان، شہر لکھنو

سریع التاثیر دوائیں
ایسی بینظیر ثابت ہوئی ہین کہ انکو اکسیر کہنا بجا ہی
سفوف سوزاک
ورم کو جڑ سے اکھیڑتا ہی اور قرحہ کو بند کرکے سوزاک کی بنیاد کو نیست و نابود کرتا ہی قیمت چھ خوراک
روغن طلا
روغن شفا
سرمہ عجیب
قیمت فی تولہ
حبوب طحال
ورم طحال کے دفع کرنے مین لاجواب اور اکسیر سے کم نہین قیمت فی ڈبیہ آٹھ آنے
حبوب بخار کہنہ
کیسا ہی کہنہ بخار ہو بفضل خدا بالکل جڑ سے اکھاڑتا ہی پھر عود نہین کرتا قیمت ساٹھ گولی
حبوب بواسیر
مجرب اور آزمودہ ہر قسم کی بواسیر کیلیے خواہ بادی ہو یا خونی مفید
حبوب داد
یہ ہماری گولیان نہایت مجرب ہین اور فوری سکون نہین بلکہ دائمی فائدہ دیتی ہین
حبوب سعال بارد
گولیان تر کھانسی کے لیئے بہت مفید ہین۔ قیمت فی ڈبیہ آٹھ آنہ
حبوب مقوی باہ
مرض کو خاطر خواہ کامیابی حاصل ہو
حبوب ممسک
بینظیر امساک کی گولیان ہین ہر قسم کی کمزوری کو بھی نافع ہین اور جریان کیلیے مفید ہین قیمت دو خوراک
روغن وجع مفاصل
گٹھیا بھی سخت مرض ہی مگر بفضل خدا ہمارا یہ روغن اکسیر کا حکم رکھتا ہی قیمت پانچ تولہ
سرمہ دافع دھند و غبار
بحکم خدا ہر قسم کے دھند و غبار کو چند ہی روز مین فائدہ دیتا ہی قیمت فی تولہ
سارھے سات تولے
سرمہ لاجواب
جالے اور پھلی کو دفع کرتا ہے آنکھ کی روشنی بڑھاتا ہی قیمت فی تولہ
سفوف دافع قبض
ہر قسم کے قبض کیلیے مجرب
سفوف ضیق النفس
جو لوگ اس مرض سے جان بلب ہوں وہ منگائین اور آزمائش کرین قیمت فی شیشی
حبوب آتشک
ایک ہفتہ کے استعمال سے کیسی ہی پرانی آتشک ہو جڑ سے جاتی رہتی ہی
ناس دردسر
کیسا ہی دردسر ہو خدا کے فضل سے ایک ہی دن مین فائدہ معلوم ہو جاتا ہی قیمت فی تولہ
سفوف ہاضم طعام
المشتہر حکیم سید حافظ احمد و سید خلیل احمد محلہ کٹرہ حیدر حسین خان شہر لکھنؤ

مضمون نگاری کے قواعد

...م کو بھی مضمون نگارون کی بہت ضرورت ہی مگر النجم کی مضمون نگاری کے لیے حسب ذیل قواعد کی پابندی
...ری ہی بوجہ ان قواعد کی پابندی نہونیکے جن صاحب کا مضمون درج نہو وہ براہ کرم معاف فرمائین اور عدم اندراج
...وابہی مین بھی دفتر کا عزیز وقت نہ ضائع ہونا چاہیے نہ مضمون کی واپسی کا۔ صرف فتہ کے ذمہ رہنا چاہیے۔

وہ قواعد یہ ہین

(۱) مضمون علمی یا مذہبی ہو اور مضمون نگار اُس مبحث مین کافی واقفیت و مہارت رکھتا ہو۔
(۲) جو مضامین فِرَق مخالفہ کے رد مین ہون اُنمین تحقیق و الزام دونون چیزون سے کام لیا گیا ہو۔ اور
الزام مین مخالف کے مذہب پر پوری اطلاع کا ثبوت ملے تہذیب و متانت کا پورا لحاظ ہو گا یون
کا جواب بھی دعا و ثنا کے ساتھ ہو اور مضمون نگار اسکا بھی ملتزم ہو کہ مخالف کے جواب بجواب کا
سلسلہ جب تک چلے اپنا قلم نہ روکے۔
(۳) عبارت مین گنجلک اور طول بالکل نہو صاف سلیس اُردو ہو۔ عربی فارسی کی عبارتین اگر منقول ہون تو اُنکا ترجمہ بھی حاشیہ پر ہو
خط صاف ہو کہ پڑھنے والے کو کسی مقام پر اشتباہ نہ پیدا ہو۔
مضمون النجم کہ موجودہ پیمانہ پر آٹھ صفحہ سے زائد نہو کبھی کبھی کسی اشد ضروری مضمون کو سولہ ۱۶ صفحہ تک دیے جا سکتے ہین
مضمون نگار صاحبان دفتر ہذا سے کسی صلہ و معاوضہ کے آرزومند نہ ہون۔ ان اجرھم الا علی اللہ۔
جن صاحب کا مضمون پسند آجائیگا اور وہ ہر ماہ مین ایک مضمون دینے کا وعدہ کرینگے تو اُنکے نام النجم ہدیۃً
جاری کر دیا جائیگا اور انعامی کتابین جو خریداران النجم کے لیے تجویز ہو کرینگی اُنکو بھی ملتی رہینگی۔
جو مضمون حسن و افادہ کی اس حد مین آجائیگا جسکا اعلان پشت صفحہ ہذا پر ہی اُسکے لکھنے والے کو سر فروخت
کی قیمت کا خمس بذریعہ منی آڈر (نہ بہ نیت معاوضہ) بھیجا جایا کریگا۔
اگر کسی صاحب کی نظر سے مخالف کا کوئی مضمون جو اسلام پر حملہ آور ہو گذرے اور وہ قابلیت یا
فرصت نہ رکھتے ہون تو اس مضمون کو بعینہ یا اگر انگریزی زبان مین ہو تو مع ترجمہ کے دفتر ہذا
مین بھیجدین۔
ہر مضمون زائد از زائد ایک ڈیڑھ مہینہ کے اندر ہی اندر اُسکی ضرورت کو ملحوظ رکھکر شائع ہو جائیگا۔ اور اگر
کوئی عائق قوی پیش آجائیگا تو مضمون نگار کو اطلاع دیجائیگی۔

التماس ضروری

جسوقت سے النجم موجودہ پیمانہ پر آیا ہے تمام مضامین کی عمدگی کا
لحاظ پہلے سے بہت زیادہ کیا گیا ہے اور اسکے لیے غیر معمولی اہتمام ہوا ہی
لہذا جن ناظرین کو خدانے کچھ مقدرت دی ہو اور وہ اپنے بھائیون کو علمی و مذہبی
فوائد پہونچانا چاہین اُنکی خدمت مین گزارش ہے کہ جب کوئی مضمون النجم کا حسن و
خوبی کی اس حد تک پہونچ جائے کہ عام طور پر لوگون کو اس سے باخبر بنانا مفید سمجھا جائے تو آپ
حضرات اس مضمون کی علیحدہ کا پیان بصورت رسالہ کے دفتر النجم سے خرید کر مواقع ضرورت مین مفت تقسیم
کردین ایسے مضامین کی بابت اکثر و بیشتر خود ہی دفتر النجم سے ناظرون کی خدمت مین سفارش کردی
جایا کریگی ایسے مضامین کے رسالے (بہ نیت مذکور خریدنے والون کو) فی روپیہ ۶۴ جز کے حساب
سے دیے جایا کرینگے کم از کم عہ کے اور زیادہ سے زیادہ جسقدر مطلوب ہون خرید کیجیے اور اپنے
بھائیون مین تقسیم کردیجیے مگر جب ایسا ارادہ کسی مضمون کی نسبت ہو تو تاریخ اشاعت
سے دو ہفتہ کے اندر اندر جس قدر رسائل مطلوب ہون اُنکی قیمت
بذریعہ منی آڈر بھیجکر دفتر سے طلب کر لینا چاہیے -

المـلـتـمـس
منیجر دفتر النجم لکھنؤ پاٹانالہ